Regd. No. L. 5854

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۔ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

روزنامہ لاہور

یوم چہار شنبہ (بدھ)

۲ ربیع الثانی سنہ ۱۳۶۹ھ

شرح چندہ

سالانہ ۲۱ روپے

ششماہی ۱۱ ،،

سہ ماہی ۶ ،،

ماہوار ۲½ ،،

فی پرچہ ۱ ۱ر

جلد ۳۸ | ۲۲ امان ۱۳۲۹ ھش | ۲۲ مارچ سنہ ۱۹۵۰ء | نمبر ۶۷

اخبار احمدیہ

ناصر آباد اسٹیٹ - ۱۸ مارچ مکرم پرائیویٹ سیکرٹری میاں محمد یوسف صاحب اطلاع دیتے ہیں سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت تاحال ناساز ہے - احباب حضور انور کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دردِ دل سے دعائیں جاری رکھیں -

لاہور ۲۱ مارچ - مکرم نواب محمد عبداللہ خاں صاحب کی طبیعت آج کچھ اچھی نہیں - کمزوری زیادہ ہے - احباب موصوف کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں -

بودھ لیڈروں کی طرف سے پاکستان سے کامل وفاداری کی یادداشت

ڈھاکہ ۲۱ مارچ - مشرقی پاکستان کے بودھوں کی طرف سے کل وزیر اعظم پاکستان آنریبل ڈاکٹر لیاقت کی خدمت میں ایک اہم یادداشت پیش کی - جس میں پاکستان کے وفادار ہونے کے عزم صمیم کا اظہار کیا گیا - انہوں نے یہ یادداشت اس اچھے سلوک سے متاثر ہو کر پیش کی - جس سے مشرقی پاکستان کی حکومت اُن سے پیش آ رہی ہے - انہوں نے اس یادداشت میں لکھا ہے کہ وہ اپنے ملک کے دفاع کے لئے پاکستان کی فوجوں تک میں شامل ہونے کے لئے تیار ہیں - کل مسٹر لیاقت علیخاں نے باریسال میں مہاجر کیمپوں کا معائنہ کیا - مہاجرین نے انہیں بتایا کہ کس طرح جب وہ سلامتی اور پناہ کی تلاش میں گھر بار کو چھوڑ کر سوئے پاکستان روانہ ہوئے - تو راستے میں انہیں مظالم کا نشانہ بنایا گیا - عورتوں کے زیورات تک چھین لئے گئے - جن سے انہیں زخم پہنچے - اور انہیں کنگال بنا کر پاکستان بھیجدیا گیا -

کلکتہ میں مسلمانوں پر مظالم سے ساری اسلامی دنیا میں تشویش پھیل گئی ہے

ڈھاکہ ۲۱ مارچ - آج تیسرے پہر پاکستان کے وزیر اعظم اپنے مشرقی پاکستان کے دورے کا دوسرا مرحلہ طے کرنے کے بعد واپس ڈھاکہ پہنچ گئے آپ نے آج صبح لال منی گھاٹ کے مہاجر کیمپ کا معائنہ کیا - اور مہاجر مردوں و عورتوں سے ملاقات کی عورتوں نے آپکو بتایا کہ کس طرح دیگر مظالم کے علاوہ ان کے زیورات چھینے بلکہ بعض صورتوں میں نوچے جاتے رہے - وزیر اعظم نے انہیں یقین دلایا کہ جب تک بھارت میں ایسے حالات پیدا نہ ہو جائیں کہ وہ بحفاظت واپس جاسکیں انہیں یہاں تمام سہولتیں دی جائینگی مشرقی بنگال کے وزیر امداد اور کمشنر بحالیات آپکے ہمراہ تھے آپ نے انہیں بحالیات کے سلسلے میں مناسب ہدایات دیں - آپ آج سرحدی ضلع جیسور میں بھی تشریف لے گئے - وہاں بھی آپ نے کیمپ کا معائنہ کیا اور تیسرے پہر ایک جلسہ عام میں تقریر کرتے ہوئے جیسور کے امن پسند شہریوں کی صلح جوئی کے جذبے کو سراہا - سرحد پار فسادات کے باوجود امن و امان قائم رکھنے کے سلسلے میں آپکے نظم و ضبط کو سراہتے ہوئے آپ نے کہا ایسی گڑبڑ کے حالات میں ایسا طرز عمل دکھانا اسلام کے اصولوں کے عین مطابق ہے اسلام اقلیتوں سے منصفانہ اور فیاضانہ سلوک کی تعلیم دیتا ہے - بھارت کے بعض غیر ذمہ دار لیڈر اور اخبار جنگ کی باتیں کرتے اور اس آگ کو بھڑکانے کا افسوسناک کھیل کھیل رہے ہیں - لیکن وہ شاید جنگ کی ہولناکیوں اور تباہ کاریوں سے واقف نہیں - پاکستانی امن چاہتے ہیں لیکن اپنے ملک کی مدافعت کے لئے وہ بڑی سے بڑی قربانی دینے سے گریز نہ کریں گے اس گذشتہ ۲½ سال کے عرصے میں اس نے اس قدر طاقت فراہم کر لی ہے کہ وہ ایسے خطرے کا مقابلہ کر سکے - بھارت کے فسادات کے متعلق ایران کے ایک اور مؤقر جریدے نے مذمت کرتے ہوئے بھارتی حکومت کو توجہ دلائی ہے کہ وہ ۴ کروڑ مسلمانوں کی حفاظت کے لئے مؤثر اقدامات اٹھائے اخبار مذکور کا کہنا ہے کلکتہ میں شہید ہونے والے مسلمانوں اور عام فسادات و مظالم سے اسلامی دنیا میں عام طور پر اور ایران میں خاص طور پر تشویش پھیل گئی ہے - راشٹریوں اور ہندو مہاسبھائیوں کی دہشت پسندی کی مذمت کرتے ہوئے اخبار مذکور نے لکھا ہے یہاں تک تو پنڈت نہرو بھی اعتراف کریں گے کہ یہ دونوں فرقے جماعتیں دن بدن زور پکڑ رہی ہیں - اور وہ ان سے ٹکر لیتے ہوئے ڈرتے ہیں -

تیسرے درجے کے مسافروں کو مزید سہولتیں بہم پہنچانے پر غور - پوسٹ کارڈوں کی قیمت بڑھ جانیکا امکان

کراچی ۲۱ مارچ آج پاکستان پارلیمان میں وزیر مواصلات پاکستان نے بتایا کہ تیسرے درجے کے مزید ڈبے دوسرے ملکوں سے خرید کر لئے گئے ہیں - اُن کے آنے ہی گاڑیاں میں بھیڑ کم ہو جائے گی - آج پارلیمنٹ نے پاکستانی ریلوں - محکمہ ڈاک و تار - آبپاشی جہازرانی اور نالیوں وغیرہ کے متعلق ۴۳ کروڑ ۲۰ لاکھ روپے کے مطالبات زر منظور کر لئے - ریلوں کی مدد سے متعلقہ مطالبہ پر بحث کا جواب دیتے ہوئے پاکستان حکومت کے رکن سردار بہادر خان نے بتایا - انٹر اور تھرڈ کے ڈبوں میں مزید سہولتیں دینے کے سوال پر بڑی توجہ سے غور ہو رہا ہے - اس سلسلے میں جلد ہی اعلان کیا جائے گا - حکومت نے درجہ اول اور انٹر کو اڑانے کے سوال پر بھی غور کیا تھا - لیکن اسے قابل عمل خیال نہیں کیا آپ نے بتایا کہ مشرقی پاکستان میں ریلوں کی تعمیر کا کام بڑی مستعدی سے شروع ہیں - حکومت نے ریلوں کی تعمیر و توسیع کے لئے ۲ کروڑ روپیہ رکھا ہے اس میں سے ۸ کروڑ مشرقی پاکستان کے لئے ہے - لیکن سب سے پہلے چاٹگام کی بندرگاہ کی تکمیل ضروری ہے - پھر جیسور اور درشنا کے درمیان ریل چلائی جائے گی اور دن کے بعد رفتہ رفتہ دوسری باتوں کی طرف توجہ مبذول کی جائے گی - آپ نے بتایا کہ پوسٹ کارڈوں اور لفافوں کی قیمت کم کرنے کا کوئی امکان نہیں البتہ بڑھانے کا امکان ہے کیونکہ محکمہ ڈاک اور تار نقصان میں چل رہے ہیں - وزیر خوراک نے آبپاشی - نالیوں اور خوراک کے متعلق بحث کا جواب دیتے ہوئے بتایا کہ بلوچستان کی تاریخ میں گذشتہ سال ہی ایک ایسا سال ہے کہ وہاں اناج فالتو بچا ہے آبپاشی اور نالیوں وغیرہ کے وسائل کو بہتر بنانے کے لئے ایک کمیٹی امور متعلقہ پر غور کر رہی ہے - آج پارلیمنٹ نے کابینہ کے مصارف میں ۲۵ لاکھ سے زیادہ مطالبہ زر کی منظوری بھی دے دی - بیشتر ازیں سوالات کا جواب دیتے ہوئے - وزیر مواصلات نے بتایا کہ پچھلے مہینے تک پاکستان کو ریلوں کے سلسلے میں بھارت سے ۳ کروڑ ۷۰ لاکھ روپیہ واجب الوصول تھا - آج دیگر تمام ایسے مطالبوں کے سلسلے میں دونوں حکومتوں کے اکاؤنٹنٹ افسروں کی کانفرنس نئی دہلی میں ہو رہی ہے - آپ نے ایک سوال کے جواب میں ایوان کو بتایا کہ گذشتہ سال ریلوں میں بلا ٹکٹ سفر کرنے والے مسافروں سے ۴۰ لاکھ روپے وصول ہوئے ہیں - لاہور کی سڑکوں کو معیاری بنانے کے لئے تحقیقاتی کام شروع ہے - اردو تار کا کورس بھی زیر توجہ ہے - مشرقی پاکستان کے دیہاتی علاقوں میں ڈاکخانے کھولنے اور تار کا سلسلہ پھیلانے کا کام مستعدی سے ہو رہا ہے - آج ایوان کو یہ بھی بتایا گیا کہ حکومت متروکہ جائدادوں کے موجودہ آرڈیننس میں بعض ترامیم کے متعلق غور کر رہی ہے - کوشش ہے کہ یہ آرڈیننس بھارت کے آرڈیننس کے برابر ہو جائے - ایک اور سوال کے جواب میں بتایا گیا کہ مہاجرین کی بحالی پر ۲۵ لاکھ سے زائد رقم خرچ کی جا چکی ہے - گذشتہ جنوری سے لے کر اس فروری تک مغربی پاکستان میں دو لاکھ ۲۰ ہزار سے زائد افراد آئے اور قریباً سب کے سب سٹ سٹا کر آئے ہیں -

اقوام متحدہ کے نمائندے کا تقرر

لیک سکسیس ۲۱ مارچ - امید کی جاتی ہے کہ کشمیر میں مصالحت کنندہ کی حیثیت سے اقوام متحدہ کی طرف سے ایک نمائندے کے تقرر پر غور کرنے کے لئے اگلے ہفتے سلامتی کونسل کا اجلاس ہوگا - یہ نمائندہ تقرر کے بعد کشمیر کمیشن کے تمام اختیارات خود سنبھال لے گا -

مصالحت کنندہ سے تعاون کی شرط

چودھری غلام عباس کی تصریحات

سیالکوٹ ۲۱ مارچ آزاد کشمیر حکومت کی طرف سے سرکاری طور پر رائے کا اظہار کرتے ہوئے مسلم کانفرنس کے صدر چوہدری غلام عباس نے ایک بیان میں کہا ہے کہ آزاد کشمیر حکومت مصالحت کنندہ سے اس شرط پر تعاون کے لئے تیار ہو گی اگر اس سے آزادانہ اور غیر جانبدارانہ استصواب کا وعدہ لیا جائے اور جارحانہ قوتوں کے ڈیبلیٹ اور میکناٹن کے اصولوں پر پوری طرح عمل کیا جائے - آپ نے کہا سلامتی کونسل کو کشمیر اور پاکستان کے عوام کے اعتماد کو بحال کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے

اردن کا انجام

قاہرہ - ۲۱ مارچ اسرائیل اور اردن کے امیر شاہ عبداللہ کے درمیان معاہدہ کی گفتگو کے پیش نظر امید کی جاتی ہے کہ اردن کو عرب لیگ سے نکال دیا جائے گا - یاد رہے کہ عرب لیگ کا اجلاس اس ہفتے کے آخر میں ہو رہا ہے -

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے گیلانی الیکٹرک پریس ہسپتال روڈ لاہور سے طبع کرا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا

ایڈیٹر:- روشن دین تنویر بی - اے ، ایل ایل بی

روزنامہ الفضل لاہور
مورخہ ۲۲ مارچ ۵۰ء

خود بدلتے نہیں قرآں کو بدل دیتے ہیں
(دوم)

ہم نے عرض کیا ہے۔ کہ "آفاق" کے تبصرہ نگار کے پیش نظر یہ بات نہیں کہ دیکھا جائے۔ کہ اسلام میں ملکیت زمین کے متعلق کیا اصول ہیں۔ بلکہ انہوں نے موجودہ معاشی ناہمواری کا ایک حل اپنے دل میں پہلے ہی سے سوچ رکھا ہے۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ بڑی بڑی ملکیتوں کو یا تو تقسیم کر دیا جائے۔ اور یا ان پر حکومت قبضہ کرے۔ اور اپنے طور پر ان کی کاشت کرائے۔ تاکہ ہر ایک آدمی ان کی پیداوار سے یکساں طور پر مستفید ہو سکے۔ ہم نے یہ بھی عرض کیا تھا۔ کہ تبصرہ نگار صاحب نے یہ فیصلہ کمیونزم سے متاثر ہو کر کیا ہوا ہے۔ اور اسلام کی پناہ وہ صرف اس لئے لیتے ہیں۔ کہ ان کی کونین کی گولیاں قند سے ملفوف ہو جائیں۔ اور بیمار ان کو نگل جائیں۔

آپ کے خیال میں جب تک ملکیتِ زمین کو ناجائز نہ قرار دیا جائے۔ اس وقت تک نہ تو معاشی ہمواری پیدا ہو سکتی ہے۔ اور نہ عوام کی سکرات موت کی حالت دور ہو سکتی ہے۔ آپ سے جب کہا جاتا ہے۔ کہ ملکیت زمین تو قرون اولیٰ میں جائز رکھی گئی ہے۔ تو اس کا جواب آپ یہ دیتے ہیں۔ کہ قرون اولیٰ کے مالک تو بڑے با اخلاق تھے۔ ان کی ملکیتوں کو موجودہ ظالم زمینداروں کی ملکیت سے نسبت ہی کیا ہے۔

ہم عرض کر چکے ہیں۔ کہ تبصرہ نگار کی اس دلیل سے قطعاً یہ ثابت نہیں ہوتا۔ کہ موجودہ معاشی ناہمواری کا علاج تقسیم یا غصب ہے۔ بلکہ ہمارا خیال تو یہ ہے۔ کہ یہ تو کوئی علاج ہی نہیں۔ اصل علاج جیسا کہ ہم بار بار اشارہ کر چکے ہیں۔ یہ ہے۔ کہ ہم قرون اولیٰ کے مسلمانوں جیسے اخلاق پیدا کریں۔ جب تک انسان کی ناجائز انتفاع کی روح نہ کچلی جائے۔ محض قانون کی تبدیلی سے انسانوں کی سکراتِ موت والی حالت خوشگوار زندگی میں تبدیل نہیں ہو سکتی۔

سوال یہ ہے۔ کہ اگر تمام زمین حکومت کے قبضہ و انتظام میں چلی جائے۔ اور انفرادی ملکیت ختم ہو جائے۔ تو کیا جب تک انسان کی موجودہ ناجائز انتفاع کی ذہنیت قائم ہے۔ کوئی حقیقی مساوات قائم ہو سکتی ہے۔ تبصرہ نگار کے ذہن میں شاید سرزمینِ روس ہو۔ جہاں اغواءً یہ کہا جاتا ہے۔ کہ عوام کی معاشی حالت سرمایہ دار ملکوں سے بہتر ہے۔ اکثر اس ملک کو بطور مثال کے پیش کیا جاتا ہے۔ اگر یہ درست مان بھی لیا جائے۔ تو اس سے یہ کیونکر ثابت ہوتا ہے۔ کہ وہاں جو معاشی حالت اچھی ہو گئی ہے۔ وہ اس سے ہوئی ہے۔ کہ بڑے بڑے زمینداروں کو ختم کر کے تمام زمین حکومت کی ملکیت بنا دی گئی ہے۔ کیونکہ تمام زمین کا حکومت کے ہاتھ میں ہونا یا مختلف بڑے بڑے زمینداروں کے ہاتھوں میں ہونا فی ذاتہٖ تو کوئی فرق پیدا نہیں کر سکتا۔ جب تک حکومت کے کارندوں کا اخلاق بہتر نہ ہو۔

جہاں تک خود روسیوں کی اطلاعات سے پتہ چلتا ہے۔ وہاں بھی معاشی ناہمواری دور نہیں ہو سکی۔ وہاں بھی مختلف لوگوں کو مختلف گزارا ملتا ہے۔ مثلاً سٹالین کا گزارا ایک کسان یا سپاہی کے گزارے سے بہت زیادہ تفاوت رکھتا ہے اب اگر اس کو معاشی ناہمواری نہیں کہیں گے۔ تو اور کیا کہیں گے۔ یہ امر کہ وہاں ادنیٰ گزارہ لینے والے مطمئن ہیں۔ محض ایک قیاس ہے۔ بظاہر جو اطمینان معلوم ہوتا ہے۔ یہ قطعاً فطری نہیں ہے۔ بلکہ آمریت کا جبر اس کا سبب ہے۔ ورنہ فطرتاً تو کوئی انسان بھی ایسا نہیں ہو سکتا۔ خواہ وہ کچھ کام کرتا ہو۔ جو یہ پسند کرے کہ ایک آدمی مثلاً ڈاکٹر ہے۔ اس کو اس سے زیادہ آسائش کی چیزیں میسر ہوں۔ یا زیادہ گزارہ ملے۔ معاشی ناہمواری کو بالجبر قبول کرنے کا نام نہ تو معاشی ہمواری کہلا سکتا ہے۔ اور نہ یہ کہا جا سکتا ہے۔ کہ وہاں سکرات موت کی حالت طاری نہیں ہے۔ اگر یہ بظاہر اطمینان جبر کی وجہ سے نہیں بلکہ حقیقی ہے۔ تو پھر بھی اسکی وجہ تمام ملکیت کا حکومت کے قبضہ میں ہونا نہیں ہے۔ کیونکہ معیشت میں ناہمواری تو اب بھی موجود ہے۔ بلکہ اسے ایک قسم کی اخلاقی قوت کا نتیجہ ماننا پڑیگا۔ جس کو ملکیت کی نوعیت تبدیل ہونے کے ساتھ قطعاً کوئی تعلق نہیں ہے۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ حقیقی اطمینان اخلاق کی بلندی سے ہی پیدا ہو سکتا ہے۔ نہ کہ قانون ملکیت کی تبدیلی سے۔

یہ بات قرون اولیٰ کے مسلمانوں کے مطالعہ حالات سے اور بھی واضح ہوتی ہے۔ حالانکہ اس وقت قانون ملکیت وہی تھا۔ جو اس وقت سرمایہ دار ملکوں میں مروج ہے۔ پھر بھی اس عہد میں کامل اطمینان پیدا ہو گیا تھا۔ اور باوجودیکہ ملکیت میں بے حد ناہمواری تھی۔ مگر معاشی ناہمواری اتنی تلخ نہیں تھی۔ جتنی کہ آج تبصرہ نگار کو محسوس ہوتی ہے۔ اور سکرات موت تک نوبت پہنچ چکی ہے۔ اور جس کا تدارک روس کی حکومت تمام ملکیت اپنے ہاتھ میں لینے سے بھی نہیں کر سکی۔

ہم پہلے بھی کئی بار ثابت کر چکے ہیں۔ کہ کمیونزم کا اصول مساوات نہ صرف سخت غیر فطری اور ناقابل عمل ہے۔ بلکہ ارتقائے انسانیت کے لئے زہر قاتل کا حکم رکھتا ہے۔ خود تبصرہ نگار بھی اس حقیقت کو تسلیم کرتے ہیں۔

اب جیسا کہ ہم پہلے عرض کر چکے ہیں۔ کہ تقسیم یا غصب صرف کمیونزم کا اصول ہے۔ اسلام کا اصول نہیں۔ تو ہمیں سمجھ نہیں آتی کہ اگر امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالےٰ نے قرآن۔ حدیث اور آثار صحابہ رض سے اور اقوال ائمہ سے یہ ثابت کر دکھایا ہے۔ کہ اسلام میں ملکیت زمین جائز ہے۔ تو اس سے تبصرہ نگار کو کیا تکلیف پہنچی ہے۔ سوا اس کے کہ آپ نے کمیونزم سے متاثر ہو کر جو موجودہ سکرات موت کی سی حالت کا ایک حل سوچ رکھا تھا۔ اس کا جواز اسلام کے اصولوں سے نہیں ہوتا۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں:۔

"سوال یہ ہے۔ کہ اگر رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کے سامنے زمینداروں کی معاشی تعدی کا یہی منظر ہوتا جو آج ہے۔ تو کیا وہ العیاذ باللہ وہی فرماتے جو مصنف نے تاریخ روایات سے ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔ الغرض اگر اس کتاب کے پڑھنے کے بعد کوئی کارواں سے ٹوٹے۔ اور "حرم سے بدگمان" ہو۔ تو اس پر حیرت نہ ہونی چاہیئے۔"

عرض ہے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ضرور اس کا علاج فرماتے۔ مگر وہ علاج اسلامی ہوتا۔ نہ کہ ملحد اشتراکی علاج۔ کہ لوگوں کی زمینداریاں بزور چھین کر حکومت کے کھاتے میں جمع کر لیتے اور نعوذ باللہ سٹالین کی طرح واحد سرمایہ دار بن کر آمریت چلاتے۔ امام جماعت احمدیہ نے وہی پیش کیا ہے۔ جس کا حکم اللہ تعالےٰ نے دیا ہے۔ اور جس پر اس کے رسول پاک نے عمل کر کے دکھایا ہے۔ اور خلفائے راشدین نے ایسی حکومت کی ہے۔ کہ دنیا کی تاریخ اسکی نظیر پیش نہیں کر سکتی۔ اور نہ دنیا کے موجودہ دانشمند اس سے بہتر تو کیا اس کے برابر ہی نظام بنا کر دکھا سکے ہیں۔

باقی رہی وہ دھمکی جو آخر الفاظ میں مضمر ہے تو اس کے لئے اللہ تعالےٰ نے فرما دیا ہے۔

قد تبین الرشد من الغی ـ فمن شاء فلیومن ومن شاء فلیکفر۔

تبصرہ نگار صاحب فرماتے ہیں:۔

"مصنف نے دوران بحث زمین پر خدا کی ملکیت کو تسلیم کیا ہے۔ اور اس کے لئے انہوں نے آیات کے حوالے بھی دیئے ہیں۔ مگر اس کے ساتھ ہی حکومت کے لئے "ظل" کی اصطلاح وضع فرما کر یہ ارشاد وضع فرمایا ہے۔ کہ "ظل" کو وہ اختیار حاصل نہیں ہوتے۔ جو "اصل" کو ہوتے ہیں۔ یعنی حکومت کو زمینوں پر وہ اختیار نہیں جو اللہ کو ہے۔ لیکن اس سلسلے میں مصنف نے یہ نہیں بتایا۔ کہ اللہ کے اختیارات کی اس دنیا میں نیابت کون کرتا ہے۔ کیونکہ فقط یہ کہہ دینا کہ اللہ زمینوں کا مالک ہے۔ اس کا اس وقت تک کوئی واضح مفہوم نہیں ہوتا۔ جب تک ان اختیاراتِ خداوندی کی مجازی صورت متعین نہ کی جائے۔ چنانچہ مصنف کے اس استدلال سے جہاں زمینوں پر حکومت کے اختیار ملکیت "ظل" ہونے کی وجہ سے محدود ہو جاتے ہیں۔ وہاں عملاً زمینوں کے مالک یعنی بڑے بڑے زمینداروں کو زمینوں پر اختیار کل حاصل ہو جاتا ہے۔"

معلوم ہوتا ہے۔ کہ مصنف نے تمام کتاب کو پڑھے بغیر ہی تبصرہ فرما دیا ہے۔ خلیفہ اسلام اللہ تعالےٰ کا ظل محاکمہ بین الناس کے لئے ہوتا ہے نہ کہ جبراً لوگوں کی ملکیتیں چھین چھین کر حکومت کے زیر قبضہ دینے کے لئے۔ جب اسلامی اصولوں کے مطابق انفرادی ملکیت جائز ہے۔ تو خلیفہ اسلام بالجبر اس میں دخل اندازی کیوں کرنے لگا۔ اس کے احکام اللہ اور رسول کے اصولوں کے مطابق ہوں گے۔ نہ کہ اپنی مرضی کے مطابق۔ چنانچہ حضور فرماتے ہیں:۔

"خدا تعالےٰ اور اس کے رسول نے جہاں ظلی مالکوں کے لئے کچھ قیود مقرر کی ہیں۔ وہاں ظلی حاکموں کے لئے بھی اس نے کچھ قیود مقرر کر دی ہیں۔ اور وہ قیود یہ ہیں۔ کہ اللہ تعالےٰ اور اس کے رسول اور سابقون الاولون کے فیصلہ کے خلاف کوئی نیا قانون جاری نہیں کیا جا سکتا۔ اور زمین کا معاملہ ایسا ہے۔ جس کے متعلق خدا تعالےٰ کا فیصلہ بھی موجود ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا فیصلہ بھی موجود ہے۔ اور خلفائے اربعہ اور ائمہ صحابہ رض کا فیصلہ بھی موجود ہے۔ اس صورت میں کسی حکومت کے لئے جائز نہیں۔ کہ وہ اپنے آپ کو ظل اللہ قرار دے کر کوئی نیا قانون بنائے"

اب سوال یہ رہ جاتا ہے۔ کہ جب زمین اللہ تعالیٰ کی ملکیت ہے۔ تو کیا حکومت کو جو خدا تعالےٰ کی ظل ہے۔ اس بات کا اختیار حاصل نہیں۔ کہ وہ ملکیت زمین کے متعلق کوئی نیا قانون جاری کر دے اس کا جواب یہ ہے کہ نہیں۔ ظلی حکام کی حکومت اس طرح محدود ہوتی ہے۔ جس طرح ظلی مالک کی ملکیت محدود ہوتی ہے۔ "خدا تعالیٰ اور اس کے رسول نے جہاں ظلی مالکوں کے لئے کچھ قیود مقرر کی ہیں۔ وہاں ظلی حاکموں کے لئے بھی اس نے کچھ قیود مقرر کر دی ہیں۔ اور وہ قیود یہ ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول اور سابقون الاولون کے فیصلہ کے خلاف کوئی نیا قانون جاری نہیں کیا جا سکتا۔" (اسلام اور ملکیت زمین صفحہ ۳)

(باقی)

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا" (الہام حضرت مسیح موعودؑ)

ہالینڈ میں تبلیغ اسلام

اٹھارہ (۱۸) افراد اسلام کی آغوش میں۔ اخلاص و ایمان کے روح پرور مظاہرے۔ دارالحکومت ہیگ میں خانۂ خدا کی تعمیر کے ارادے

مکرم مولوی غلام احمد صاحب بشیر واقف زندگی مبلغ ہالینڈ کی بصیرت افروز تقریر

مرتبہ مولوی سلطان احمد صاحب پیرکوٹی

مورخہ ۱۴ مارچ ۱۹۵۰ء بروز منگل بعد نماز مغرب مجلس خدام الاحمدیہ بلاک ب ربوہ کے زیر اہتمام ایک جلسہ میں زیر صدارت مولانا تاج الدین صاحب فاضل مولوی غلام احمد صاحب بشیر مبلغ ہالینڈ نے تقریر کرتے ہوئے فرمایا:۔

دسمبر ۱۹۴۵ء میں نو مبلغین پر مشتمل ایک گروپ قادیان سے روانہ ہوا۔ اور جنوری ۱۹۴۶ء میں انگلینڈ پہنچا۔ انگلینڈ کے اخباروں نے اسکی آمد پر بعض آرٹیکل لکھے۔ جن کا ہیڈنگ "یورپ پر اسلام کا حملہ" تھا۔ انہوں نے یہ بھی لکھا۔ کہ پہلے عیسائی مشنری یورپ سے مشرقی ممالک کو جایا کرتے تھے۔ تا لوگوں کو عیسائی بنائیں۔ اب مشرق کا یہ جوابی حملہ ہے۔ کہ یورپ کو مسلمان بنانے کے لئے ہندوستان سے احمدی مبلغین یہاں آئے ہیں۔ بعض اخباروں نے ہمارے فوٹو بھی شائع کئے۔ جو مختلف ممالک میں پہنچے۔ اور اس طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا نام ہماری کوششوں سے نہیں۔ دشمن کے ذریعہ سے زمین کے کناروں تک پہنچ گیا۔

مبلغین کا یہ گروہ مختلف ممالک کے لئے تھا۔ چونکہ جنگ ابھی ختم ہی ہوئی تھی۔ اور ہندوستان سے ہی تمام ممالک کے لئے ویزا ملنے مشکل تھے۔ اس لئے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ہم سب کو انگلستان بھیج دیا۔ تا وہاں جاکر ہم اپنے اپنے مقررہ علاقہ میں جانے کے لئے انتظامات کریں۔ اس گروہ میں خاکسار، شیخ ناصر احمد صاحب بی۔ اے اور چوہدری عبد اللطیف صاحب بی۔ اے جرمنی کے لئے مخصوص تھے۔ جرمنی کی کل آبادی ۸۰ ملین کے قریب ہے۔ جرمن اپنے آپ کو باقی دنیا سے افضل سمجھتے ہیں۔ اس لئے ان میں بہت کم ایسے لوگ ملیں گے۔ جو دوسرے ممالک کی زبانیں جانتے ہوں۔ اس لئے ہم نے لنڈن میں ہی جرمن زبان سیکھنی شروع کر دی۔ تا جرمن جاکر ہم معمولی بات چیت کے قابل ہو سکیں۔

قیام انگلستان کے دوران میں ہم ہائیڈ پارک جاتے اور مولانا جلال الدین صاحب شمس کا تحریر کردہ اشتہار "کیا مسیح علیہ السلام صلیب پر فوت ہوئے" تقسیم کرتے۔ اور اس کے بعد ہم میں سے ہر ایک کسی نہ کسی پادری کی مجلس میں شامل ہو جاتا۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بتائے ہوئے دلائل کو استعمال کرتا۔ ہمارا ... جانے سے پہلے دہریوں اور یہودیوں کی عیسائیوں سے بحث کی طرز اور تھی۔ لیکن جب ہم نے کہا۔ کہ حضرت مسیح علیہ السلام صلیب پر فوت نہیں ہوئے۔ تو ان کی بحث کا ڈھنگ بدل گیا۔ اور انہوں نے ہمارے دلائل لیکر عیسائیوں سے بحث شروع کر دی۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ پادری تنگ آگئے۔ اور جب کبھی ہم کسی پادری کی مجلس میں دوبارہ جاتے۔ تو وہ ہماری طرف توجہ نہ کرتا۔ اور ہمارے سوالات کا جواب نہ دیتا۔ لیکن دہریے اور یہودی اسے ہمارے سوالات کا جواب دینے پر مجبور کرتے۔ لیکن وہ اپنی جگہ چھوڑ کر دوسری جگہ چلا جاتا۔ اور زبان حال سے یہ کہتا۔ کہ وہ احمدیت کے براہین ساطعہ و قاطعہ سے مرعوب ہے۔ اور ان کے جواب سے بکلی عاجز ہے۔

چھ ماہ کی متواتر کوشش کے باوجود حکومت نے ہمیں جرمنی جانے کی اجازت نہ دی۔ اور کہہ دیا۔ کہ ملک کے حالات خراب ہیں۔ اور ابھی کسی مذہب کے مشنریوں کا وہاں جانا مناسب نہیں۔ یہ محض تعصب کی بناء پر تھا۔ کیونکہ جنگ کے خاتمہ کے معاً بعد سینکڑوں کی تعداد میں عیسائی وہاں پہنچ چکے تھے۔ اور کام کر رہے تھے۔ آخر بعض تحریکات کی بناء پر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ہمیں سوئٹزرلینڈ جانے کا حکم دیدیا۔ اس ملک کی سرحدات جرمنی سے ملتی ہیں۔ اور اسکی ⅔ آبادی جرمن زبان بولتی ہے۔ اس لئے ہمارا وہاں جانا مفید تھا۔ وہاں رہ کر ہم جرمن زبان سیکھ سکتے تھے۔ اور موقع ملنے پر ہم جرمنی میں جاکر تبلیغ کو باحسن وجوہ سرانجام دے سکتے تھے۔

ہم تینوں (خاکسار، شیخ ناصر احمد صاحب بی۔ اے اور چوہدری عبد اللطیف صاحب بی۔ اے) سوئٹزرلینڈ چلے گئے۔ وہاں ہمارا کوئی واقفکار نہ تھا۔ جس کی وجہ سے مکان کی تلاش میں بعض مشکلات پیش آئیں۔ مجبوراً ہمیں کچھ عرصہ تک ہوٹل میں ٹھہرنا پڑا۔ آخر ایک مکان مل گیا۔ جس کا کرایہ ۱۴۲ پونڈ ماہوار تھا۔ سوئٹزرلینڈ پہنچ کر جب ہم اس قابل ہوگئے کہ بتا سکیں۔ کہ ہم کون ہیں۔ کہاں سے آئے ہیں۔ اور کس مقصد کے لئے آئے ہیں۔ تو ہم نے ایک اشتہار جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد کے متعلق تھا۔ تقسیم کیا۔ جس پر بعض اخبارات نے ہمارے بیانات شائع کئے۔ ایک نمائندہ پریس نے جو کیتھولک عیسائی تھا۔ ایک مضمون میں جس میں ہمارے عقائد بھی دیئے گئے تھے۔ ملک کی سات آٹھ اخبارات میں برائے اشاعت دیا۔ اور یہ اخبارات ملک کے تمام حصوں میں پہنچے۔ اور اس طرح ہمارے مشن کا نام تمام لوگوں تک پہنچ گیا۔ اس کے علاوہ سات آٹھ مشہور رسالوں میں ہمارا نماز کی حالت کا فوٹو بھی شائع ہوا۔

مکرم مولوی صاحب نے فرمایا۔ سوئٹزرلینڈ میں مجھے ایک سال کام کرنے کا موقع ملا ہے۔ عربی زبان سیکھنے کے علاوہ ہم تینوں مبلغین مختلف سوسائیٹیوں میں جاتے۔ مختلف کلبوں میں شامل ہوتے۔ بعض لوگوں کو اپنے ہاں آنے کی دعوت دیتے۔ اور اس سے اپنے مشن کے متعلق گفتگو کرتے۔ جس کے نتیجہ میں ایک دوست احمدیت میں داخل ہوگئے۔ ایک دوست احمدیت کے بالکل قریب ہوگئے۔ وہ صرف اس انتظار میں تھے۔ کہ آیا ہم اس ملک کو چھوڑ دیتے ہیں۔ یا مستقل طور پر وہاں رہتے ہیں۔ اب یہ دوست احمدیت میں داخل ہوگئے ہیں۔ اور اتنے مخلص ہیں۔ کہ مشن کے سب کاموں میں شریک ہوتے ہیں۔ ربوہ آنے کی خواہش رکھتے ہیں۔ میں سوئٹزرلینڈ کے راستے واپس آرہا تھا۔ کہ دو سال کے بعد ان سے ملاقات ہوئی۔ انہوں نے اپنے کام پر جانا تھا۔ اور میری گاڑی کچھ دیر سے روانہ ہونی تھی۔ اس لئے مکرم شیخ ناصر احمد صاحب مبلغ سوئٹزرلینڈ نے انہیں اسٹیشن پر جانے سے منع کر دیا۔ وہ حکماً وہاں نہ گئے۔ لیکن اس موقع کے نہ ملنے پر اس قدر روئے۔ کہ آپ اس کا اندازہ بھی نہیں کر سکتے۔ ان دو افراد کے علاوہ دو تین اور اشخاص بھی احمدیت کے قریب تھے۔ جو اب خدا تعالیٰ کے فضل سے بیعت کر چکے ہیں۔ سوئٹزرلینڈ میں بھی بعض اخبارات نے ہمارے متعلق آرٹیکل لکھے۔ اور ہمارے نماز کی حالت کے فوٹو لئے اور شائع کئے۔ (یہ فوٹو مولوی صاحب موصوف کے پاس تھے۔ اور آپ نے حاضرین کو دکھائے)

مشرقی پنجاب کے فسادات کی وجہ سے ہمارے اخراجات پر بہت اثر پڑا۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہمیں یہ حکم موصول ہوا۔ کہ خاکسار اور چوہدری عبد اللطیف صاحب ہالینڈ چلے جائیں۔ کیونکہ وہاں سوئٹزرلینڈ کی نسبت اخراجات کم ہیں۔ اس حکم کی تعمیل میں ہم دونوں ہالینڈ چلے گئے۔ وہاں مکرم حافظ قدرت اللہ صاحب چار ماہ سے کام کر رہے تھے۔

ہمارے ہالینڈ پہنچنے پر متعدد اخبارات کے نمائندے آئے۔ اور نماز کی حالت میں تین فوٹو لئے۔ جو قیام سجدہ اور تشہد کی حالتوں کے تھے۔ اور پھر انہیں شائع کیا۔ (یہ فوٹو بھی مولوی صاحب کے پاس تھے۔ اور آپ نے حاضرین کو دکھائے)

ایک نمائندہ پریس نے ہماری نسبت ایک لمبا مضمون شائع کیا۔ جس میں ہمارے عقائد دلائل اور ہالینڈ آنے کے مقصد کو بھی بیان کیا۔ یہ مضمون ایک مذ... رسالہ میں شائع ہوا۔ جس میں صرف چرچوں کے حالات ہوتے ہیں۔ اور ہالینڈ کے ہر پادری کو جاتا ہے۔ ایک اخبار نے لکھا۔ کہ ان مبلغین کے مشن کی کامیابی میں تو ہم شک کرتے ہیں۔ لیکن ان کا یہاں مسجد بنانے کا ارادہ ہے۔ اول تو انہیں مسجد بنانے کی توفیق نہیں ملے گی۔ اور مسجد اگر بفرض محال بن بھی گئی۔ تو انہیں کوئی نمازی نہیں ملے گا۔ اور بالآخر یہ چرچ کی طرف رجوع کریں گے۔ اس مضمون کا ہیڈنگ "کیا ہلال کا ہالینڈ پر طلوع ہوگا" تھا۔ اڑھائی سال قبل اس اخبار نے یہ اعلان کیا تھا۔ لیکن اب مسجد کے لئے جگہ خرید لی گئی ہے۔ اور چند ماہ تک انشاء اللہ مسجد تیار ہو جائیگی۔ زمین خریدنے سے قبل خدا تعالیٰ نے وہاں ایک جماعت قائم کر دی جس نے نماز پڑھنی شروع کر دی۔ ہالینڈ میں نمازیوں کا پایا جانا اس مضمون نگار کے دل پر ایک ضرب کاری ہے۔ ہمارا ارادہ ہے۔ کہ مسجد کے اوپر بجلی کا چاند اور ستارہ بنائیں۔ اور سائقہ لکھیں۔ کہ کیا ہلال کا ہالینڈ پر طلوع ہوگا۔ تا اس پادری اور اس کے ساتھیوں کے لئے نشان کا موجب ہو۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کا ایک نشان ہو۔

اس وقت تک خدا تعالیٰ کے فضل سے ڈیڑھ درجن کے قریب اشخاص احمدیت میں داخل ہو چکے ہیں۔ اور ان میں سے اکثر نے نماز باترجمہ سیکھ لی ہے۔ جو پاکستان کے مسلمانوں کے مقابلہ میں بھی ایک عظیم الشان ترقی ہے۔ کیونکہ میں جانتا ہوں۔ کہ یہاں ہر کوئی نماز باترجمہ نہیں جانتا۔ اس کے علاوہ قاعدہ یسرنا القرآن بھی شروع کرایا گیا ہے۔ اور ایک دو دوست ایسے بھی ہیں۔ جو قرآن کریم میں سے بعض حصے پڑھ بھی لیتے ہیں۔ احمدی احباب کی تربیت کے لئے ہم نے ہفتہ میں ایک دن مقرر کیا ہوا ہے۔ وہ سب اکٹھے ہو جاتے ہیں انہیں نماز باترجمہ اور یسرنا القرآن کے اسباق دیئے جاتے ہیں۔ اور اس طرح احمدیوں اور غیر احمدیوں میں متنازعہ فیہ مسائل بتلائے جاتے ہیں۔ ان میں سے اکثر بہت مخلص ہیں۔ اور مشن کی مدد کے لئے اکثر وقت دیتے رہتے ہیں۔ ڈچ زبان انگریزی زبان سے بہت مشکل ہے۔ اس لئے ابھی تک ہم اس قابل نہیں ہوئے۔ کہ ڈچ زبان میں اچھی طرح مضامین لکھ سکیں۔ اسی لئے ہمارے مضامین پر گفتگو صرف کرکے ہمارے احمدی بھائی ان کی زبان کی اصلاح کرتے ہیں۔ اور ٹائپ کرکے دیتے ہیں۔ اگر یہی کام ہم اجرت

پڑ گئیں۔ تو ایک سٹینڈنگ کی تیاری کے لئے قریباً پچیس روپے درکار ہوں۔ مگر یہ کام مفت ہو جاتا ہے پھر یہ لوگ اپنے ایمان کو چھپاتے نہیں۔ بلکہ اس کا اظہار کرتے رہتے ہیں۔ اور ان کے اخلاص کا ان کے ملنے والوں پر عام اثر ہے۔ مکرم مولوی صاحب نے ایک نو احمدی خاتون کے اخلاص کی مثال بیان کرتے ہوئے فرمایا۔

جب ہم ہالینڈ گئے۔ تو ہمارے پاس کوئی رقم نہیں تھی۔ ایک احمدی عورت نے اپنا ایک قالین ۱۲۰۰/- گلیڈر ہالینڈ کا سکہ) پر فروخت کیا۔ اس کا اپنا بھی کوئی ذریعہ معاش نہ تھا۔ لیکن پھر بھی اس نے اس رقم میں سے صرف دو صد گلیڈر اپنے اخراجات کے لئے رکھے۔ اور باقی ایک ہزار گلیڈر مکرم حافظ قدرت اللہ صاحب کے پیش کئے۔ حافظ صاحب نے فرمایا۔ تمہاری اپنی حالت بھی اچھی نہیں۔ اس لئے اتنی رقم نہ دو۔ اس کے جواب میں ہماری نو احمدی بہن نے کہا۔ حافظ صاحب میں نے رقم آپ کو نہیں دی۔ میں اسلام کی خاطر یہ رقم دے رہی ہوں اس نے یہ کہا۔ اور رو پڑی۔ ہمیں قریباً آٹھ ماہ کے بعد اخراجات کے لئے مرکز سے رقم وصول ہوئی اور اس عرصہ میں اس رقم سے اور کچھ اور ادھار لے کر ہم نے گذارہ کیا۔ ایک ہزار گلڈر ایک سو پونڈ کے برابر ہے۔ اور اتنی رقم ایک نادار عورت کا اسلام کی خدمت میں پیش کرنا جب کہ اس کے پاس خود بھی کھانے کو کچھ نہ ہو۔ ایمان کا عظیم الشان مظاہرہ ہے۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی برکت کا نتیجہ ہے۔

مکرم مولوی صاحب نے یہ بتاتے ہوئے کہ ہالینڈ میں وہ کس طرح تبلیغ کرتے اور دوسرے لوگوں سے وہ کس طرح واقفیت حاصل کرتے ہیں۔ فرمایا ہم وہاں اشتہارات شائع کرتے ہیں۔ تا وہ ملک کے تمام حصوں میں پہنچ جائیں۔ اور ہر سعید روح اُسے دیکھ کر ہم تک آ جائے۔ بعض کو ہم تبلیغی لٹریچر بھیجتے ہیں۔ اور پھر جو لوگ ہمارے کام میں دلچسپی لیتے ہیں۔ ان سے ہم ملاقات کا وقت مقرر کر لیتے ہیں۔ اشتہارات میں ٹیلیفون نمبر اور مکان کا پتہ دیا ہوتا ہے۔ اس لئے ہم سے دلچسپی رکھنے والے ہمیں فون کر دیتے ہیں یا خط لکھ دیتے ہیں۔ اس طرح ایک عمومی دائرہ قائم ہو جاتا ہے۔ دوسرے ہیگ (Hague) ایک بین الاقوامی شہرت رکھنے والا شہر ہے۔ یہاں ایک "امن کا محل ہے" اس میں بین الاقوامی جھگڑوں پر بحث ہوتی ہے۔ اس شہر میں ہمارا مرکز ہے ہم باہو ار میٹنگیں کرتے ہیں میٹنگ کا ایک دو اخباروں میں اعلان کرا دیتے ہیں۔ جس سے ہمارا یہ مقصد بھی ہوتا ہے۔ کہ اگر کسی شخص کو ہمارے مشن کا علم نہ ہو۔ تو اس کو بھی علم ہو جائے۔ اس کے نتیجہ میں دوسری میٹنگوں کی نسبت ہماری میٹنگ میں لوگ کثرت سے آتے ہیں۔ زیادہ دلچسپی رکھنے والوں کے ہم پتہ جات نوٹ کر لیتے ہیں۔ اور مہینہ میں کم از کم ایک دفعہ اور بعض لوگوں سے دو دو تین تین دفعہ ملاقات کرتے ہیں۔ اور تبلیغی گفتگو کرتے ہیں۔ اور پھر ان میں سے جو ہمارے پاس آنا چاہیں۔ انہیں ہم اپنے پاس آنے کی دعوت دیتے ہیں۔ بشرطیکہ وہ آنے سے پہلے ہمیں اطلاع دیں تا ہم کہیں باہر نہ جائیں۔ علاوہ ازیں وہاں کے مختلف پادریوں کے ہاں جا کر تبادلہ خیالات بھی کیا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے خاکسار کو ہالینڈ سوا دو سال تک فریضہ تبلیغ ادا کرنے کی توفیق ملی۔ اس عرصہ میں اللہ تعالیٰ کی توفیق سے ڈچ زبان بھی ایک حد تک سیکھی۔ اور اسپرانتو بھی۔

مکرم مولوی صاحب نے ایک سوال کے جواب میں فرمایا کہ ہالینڈ میں مسجد کے لئے ڈیڑھ کنال زمین خرید کی گئی ہے۔ جس میں علاوہ مسجد کے ایک دار التبلیغ بنانے کا بھی ارادہ ہے۔ جہاں مبلغین رہا کریں گے۔ کیونکہ اس کے بغیر مسجد کے آباد رکھنے کا کوئی اور ذریعہ نہیں تھا۔ ہالینڈ میں جب برفباری ہوتی ہے۔ تو چند گز کے فاصلہ سے بھی نماز فجر کے لئے حاضر ہونا مشکل ہوتا ہے۔ اس لئے مسجد کے قریب ہی دار التبلیغ بنانے کا یہ فائدہ ہوگا کہ مسجد میں پانچ وقت باقاعدہ نماز پڑھی جا سکے گی۔

صدر جلسہ نے اپنی تقریر میں کہا۔ کہ مولوی صاحب موصوف اس خوش قسمت گروہ میں سے ہیں۔ جنہیں بیرونی ممالک میں جماعت احمدیہ کی نمائندگی کا شرف حاصل ہوا۔ مولوی صاحب جو کام کر رہے ہیں وہ ہم سب کا کام ہے۔ اس لئے ہمارا فرض ہے کہ ہم ان کے لئے اور دوسرے مبلغین کے لئے خواہ وہ پاکستان میں ہوں یا بیرون پاکستان میں ہمیشہ دست بدعا رہیں۔ کہ خدا تعالیٰ انہیں ان کے مشن میں کامیاب و کامران فرمائے۔ آپ نے فرمایا۔ یورپ کے کسی ملک میں بھی ایک احمدی بنانا ایسا ہی کٹھن کام ہے۔ جیسا کہ ایک پہاڑ کو اٹھا کر دوسری جگہ رکھ دینا۔ اور ان حالات میں دو سال کے عرصہ میں قریباً بیس افراد پر مشتمل ایک جماعت کا پیدا ہو جانا۔ واقعی ایک معجزہ ہے۔ اور اس کی قدر وہی جان سکتا ہے۔ جس نے کسی بیرونی ملک میں تبلیغی کام کیا ہو۔ بعدہٗ ہمارے بزرگ محترم ڈاکٹر غلام غوث صاحب نے سب احباب سمیت دعا فرمائی اور جلسہ برخاست ہوا۔

اعلان فروخت زمین

جو دوست مستقل نہری چاہی اراضیات خریدنے کے خواہشمند ہوں وہ معرفت منیجر اشتہارات روزنامہ الفضل خط و کتابت کریں۔ زمین نہایت عمدہ باموقعہ اور زرخیز ہے۔ اور نیز ریلوے لائن اور منڈیوں کے نزدیک ہے۔

ج۔ معرفت۔ منیجر اشتہارات روزنامہ الفضل

اذکروا موتاکم بالخیر

(از مکرم چوہدری ظہور احمد صاحب معاون نظارت امور عامہ)

میری والدہ مرحومہ کا نام کریم بی بی صاحبہ تھا۔ اور ضلع گورداسپور میں پیدا ہوئیں۔ ان کے والد کا نام امام الدین تھا اور یہ اتفاق کی بات ہے کہ میرے والد مرحوم جناب منشی امام الدین صاحب رضی اللہ عنہ ان کے ہم نام تھے۔ جناب منشی عبد العزیز صاحب اوجلوی رضی اللہ عنہ والدہ مرحومہ کے حقیقی بھائی تھے۔

پہلے زمانہ میں لوگ تاریخ پیدائش محفوظ رکھنے کے عادی نہ تھے۔ تاہم مختلف اندازوں کے مطابق ان کی عمر وفات کے وقت قریباً اسّی سال تھی۔

والدہ مرحومہ کی زندگی کا بڑا حصہ دیہات میں ہی گذرا۔ اس وجہ سے مرحومہ نے نہایت سادہ طبیعت پائی تھی۔ لیکن دو خوبیاں ان میں نہایت نمایاں تھیں۔ ایک صفائی کا خیال اور دوسرے مہمان نوازی۔ گھر بار کی صفائی کا بہت خیال رکھتیں۔ گاؤں کی مستورات ان کا بہت احترام کرتی تھیں۔ لیکن اس کے باوجود گھر کی صفائی وہ سب اوقات اپنے ہاتھ سے کرتی تھیں۔ ان کے گھر میں تمام چیزیں ایک قرینہ سے رکھی ہوتیں برتن خوب صاف کر کے اور چمکا کر لاٹنوں میں قرینہ سے رکھے جاتے اور دوسرا سامان بھی مقررہ جگہوں پر ہوتا۔

اگر کوئی مہمان آ جاتا اور خدا کے فضل سے مہمان بڑی کثرت سے آتے رہتے تھے تو اس کے شایان شان خاطر مدارت کرتیں۔ والد صاحب مرحوم عموماً گھر میں بھینسیں رکھتے تھے اور ہمارے ہاں دودھ اور گھی ہر وقت موجود رہتا۔ گھر میں مرغیاں بھی پالی جاتیں۔ اس طرح انڈے اور مرغ بھی موجود رہتے۔ اور آنے والے مہمانوں کی حسب حیثیت انہیں چیزوں سے خاطر و مدارات کی جاتی اور مہمانوں کے وقت بے وقت آنے سے نہ کبھی گھبراہٹ ہوتی اور نہ غیر معمولی خرچ کرنا پڑتا۔

ہمارے ہاں بڑی تعداد میں زائد بستر مہمانوں کے لئے موجود رہتے تھے اور ہر سال نئے بستروں کا اضافہ ہوتا تھا۔ والدہ صاحبہ نے گھر میں کئی چرخے رکھے ہوئے تھے خود بھی جب تک صحت اچھی رہی چرخہ کات لیا کرتیں اور دیہاتی مستورات جو عموماً ان کے ہاں موجود رہتیں وہ بھی ان کے لئے کاتا کرتیں جس سے دوتہیاں اور کھیس تیار کروائے جاتے اور کچھ کپڑا بنوایا جاتا جس سے لحاف اور توشک کا سامان تیار ہوتا یہ شغل سارا سال جاری رہتا اور اس طرح بغیر کسی زیادہ خرچ کے نئے بستر تیار ہوتے رہتے اور شادیوں وغیرہ کے مواقع پر یہی چیزیں تحائف کے طور پر استعمال میں لائی جاتیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضرت ام المومنین مدظلہا العالی اور خاندان نبوت کے دیگر افراد سے انہیں بہت محبت اور اخلاص تھا۔ حضرت ام المومنین انہیں جلدی جلدی آنے کی تاکید فرماتیں اور وہ بھی اس کی تعمیل کرتیں۔ جب قادیان جاتیں ہمیشہ حضرت ام المومنین بڑی محبت اور شفقت سے گلے لگا کر ملتیں۔ ان کے قیام و طعام کا انتظام بھی الدار میں ہی ہوتا۔

والدہ صاحبہ نے سنایا۔ ایک دفعہ میں قادیان گئی ہوئی تھی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام صحن میں ایک چارپائی پر بیٹھے تصنیف میں مصروف تھے تمہارا بڑا بھائی نثار احمد اس وقت بالکل چھوٹا تھا۔ اور پاس ہی فرش پر کھیل رہا تھا۔ اسی اثنا میں حضور کے لئے وہیں کھانا لایا گیا۔ حضور نے نہایت شفقت سے اسے بلا کر اپنے پاس بٹھا لیا اور اپنے ہاتھ سے اپنے کھانے میں سے اسے بھی کھانا دیا۔

والدہ محترمہ کا یہ طریقہ تھا کہ کچھ گھی صاف طور پر تیار کر کے اسے مٹی کے برتن میں ڈال لیتیں اور قادیان جاتے وقت حضرت اقدس کے لئے بطور تحفہ اسے ساتھ لے جا کر حضرت ام المومنین کے حضور پیش کر دیتیں۔ اسی طرح کبھی مرغیاں اور صاف کیا ہوا گُڑ جس میں بادام پستہ وغیرہ ڈال کر تیار کیا جاتا بھی لے جاتیں حضور اسے بڑی خوشی سے قبول فرماتے۔ قیمت کے لحاظ سے یہ چیزیں کوئی حقیقت نہیں رکھتیں۔ لیکن جس اخلاص اور محبت سے ان کا اہتمام کیا جاتا اس کا اندازہ ہر شخص نہیں کر سکتا۔

یہ میرے والدین کی خوش قسمتی تھی کہ اس وقت جبکہ وہ ایک نہایت گمنام گاؤں لوہ چپ میں رہتے تھے۔ ان کو یہ شرف حاصل ہوا کہ محض ان کے ملنے کے لئے مختلف اوقات میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ۔ حضرت ام المومنین مدظلہا العالی۔ حضرت اماں جی (بحرمہ خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ) حضرت ام ناصر احمد صاحبہ اور خاندان نبوت کے بعض دیگر افراد اور بزرگان سلسلہ ان کے گھر تشریف لے گئے۔

میرے والد صاحب مرحوم اور جناب مولوی رحیم بخش صاحب رضی اللہ عنہ کی کوششوں سے تلونڈی

جھنگلاں میں ایک احمدیہ پرائمری سکول جاری ہوا۔ میرے والد صاحب اس وقت سکول کے مینجر تھے غالباً مولوی سکندر علی صاحب اول مدرس تھے اور جناب مولوی رحیم بخش صاحب رضی اللہ عنہ، نائب مدرس تھے۔ خلافت اولیٰ کا زمانہ تھا حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالےٰ سکول کے معائنہ کے لئے تلونڈی جھنگلاں تشریف لے گئے۔ واپسی پر حضور نے یہ گوارا نہ فرمایا کہ راستہ میں ان کا کوئی خادم رہتا ہو اور حضور اسے اپنی تشریف آوری سے نہ نوازیں۔ چنانچہ حضور موضع لوہ چپ میں ہمارے مکان پر تشریف لائے۔ والدہ مرحومہ بتایا کرتی تھیں کہ حضور کی تشریف آوری سے مجھے بہت ہی خوشی ہوئی۔ لیکن حضور چونکہ اتفاقاً تشریف لائے تھے اور پہلے سے حضور کی تشریف آوری کا علم نہ تھا۔ والد صاحب گھر پر موجود نہ تھے۔ میں نے حضور کو کچھ نذرانہ پیش کرنا چاہا لیکن اتفاقاً گھر میں کوئی نقدی موجود نہ تھی۔ میں نے گوارا نہ کیا کہ حضور اپنے خادم کے گھر تشریف لائیں اور وہ اپنی محبت اور اخلاص کا اظہار نہ کرے۔ ہمارے گھر میں چاندی کے زیورات اور چیزیں موجود تھیں۔ میں نے ان میں سے ایک چیز چاندی کی حضور کے پیش کر دی۔ اور حضور نے اسے قبول فرما لیا۔

والدہ مرحومہ میں خدمت خلق کا جذبہ بھی بہت نمایاں تھا۔ دیہات کی محتاج عورتوں اور غریب بچوں کی ہمیشہ امداد کرتی رہتیں۔ خدمتِ خلق کے لئے گھر میں انہوں نے ایک چھوٹا سا دوا خانہ جاری کر رکھا تھا۔ اس شفاخانہ کی کل کائنات صرف گنتی کی چند دوائیں تھیں۔ وہیں سے عورتوں اور بچوں کی سب مرضوں کا علاج کرتیں۔ صبح سویرے ہی دیہات کی عورتیں اپنے بچوں وغیرہ کو لے کر آنا شروع ہو جاتیں اور یہ شغل ایک دو گھنٹہ جاری رہتا عام عورتیں تو جانتی ہی تھیں کہ وہ یہ سب کچھ خدمتِ خلق کے جذبہ کے ماتحت کرتی ہیں۔ لیکن اگر کوئی ناواقف عورت کبھی دوائی کی قیمت پیش کرتی تو سخت ناراض ہوتیں۔

ہمارے گھر میں چھوٹا سا مدرسہ بھی رہتا تھا جس میں صرف قرآن مجید پڑھایا جاتا۔ والد صاحب مرحوم قادیان سے عربی قاعدے اور کچھ قرآن مجید لا کر رکھتے۔ گاؤں کے چھوٹے بچے اور بعض مستورات بھی والدہ صاحبہ سے قرآن مجید پڑھنے کے لئے آتیں۔ پہلے ان کو قاعدہ پڑھایا جاتا۔ پھر قرآن مجید۔

والدہ مرحومہ روزانہ استعمال کے لئے کچھ نقدی کسی رومال میں باندھ کر اپنے پاس ہر وقت رکھتی تھیں۔ میں نے کئی دفعہ دیکھا کہ جب جمعہ کی نماز کیلئے جانے لگتیں تو اس میں سے دو پیسے نکال کر اس رومال کے ایک کونہ میں باندھ لیتیں۔ اور مسجد میں جا کر اس صندوقچی میں جو مسجد کی ضروریات کے لئے چندہ کی غرض سے مسجد میں رکھی جاتی ہے دو پیسے ڈال دیتیں۔ اور اس میں اس قدر باقاعدہ تھیں کہ درمیان میں کچھ عرصہ صندوقچی کا کچھ انتظام منقطع بھی ہو گیا۔ پھر بھی وہ اپنے دو پیسے کارکنان کو ضرور ادا کرتیں۔

جس وقت حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے مسجد لنڈن کے لئے عورتوں میں چندہ کی تحریک فرمائی والدہ صاحبہ کے پاس کافی زیور موجود تھے۔ والدہ صاحبہ نے غالباً ایک زیور اپنی والدہ مرحومہ کی یادگار کے طور پر رکھ کر بقیہ سب زیور اپنی خوشی سے پیش کر دیا تھا۔ مجھے یاد پڑتا ہے کہ جس وقت گھر سے یہ زیور بھجوانے لگیں تو چاندی کا زیور ترازو میں سیروں کے حساب سے تولا تھا۔ اور تولنے کے بعد بہت خوش ہوئیں کہ اس کا اتنا وزن ہوا ہے۔ اور بہت ہی خوشی سے اسے پیش کیا۔

والدہ مرحومہ موصیہ تھیں اور وصیت کے تمام چندوں کا حساب نہایت اہتمام سے کر کے اپنی زندگی میں ہی ادا کر دیا تھا۔ حصہ جائیداد کی رقم ایک دفعہ ادا کی۔ لیکن دفتر کی غلطی سے یہ ساری رقم کسی اور مد میں داخل ہو گئی۔ ایک عرصہ کے بعد اس غلطی کا پتہ چلا۔ اس کا ازالہ کاغذات میں درستی کے ذریعہ بآسانی ہو سکتا تھا لیکن انہوں نے اسے پسند نہ کیا کہ اگر غلطی سے کبھی دوسرے چندے میں رقم داخل ہو گئی ہو تو اسے وہاں سے دوسری مد میں تبدیل کیا جائے۔ چنانچہ پھر دوبارہ وصیت کا چندہ داخل کر دیا۔

بسا اوقات والدین کے بوڑھا ہو جانے پر بچے ان کو بوجھ سمجھنے لگ جاتے ہیں۔ اور اگر بچے ایسا نہ سمجھیں تو آگے ان کی اولاد ان کے ساتھ زیادہ احترام سے پیش نہیں آتی۔ لیکن خدا کے فضل سے ہماری والدہ مرحومہ نے اپنی زندگی میں اپنی تین نسلیں دیکھیں۔ ان کے اپنے بچے اور پھر ان کی اولاد اور اولاد کی اولاد۔ سب بچے ان کی بہت ہی عزت و تکریم کرتے تھے۔ ان کی ہر خدمت کو اپنے لئے باعث فخر سمجھتے۔ بلکہ چھوٹے بچوں کو جب کوئی کام بتاتیں تو ان کا آپس میں جھگڑا ہو جاتا۔ کہ ہر ایک کہتا اس کی تعمیل میں کروں گا۔ آخر والدہ صاحبہ اس کا فیصلہ اس طرح کرتیں کہ جو بچہ سب سے چھوٹا ہوتا اس سے خدمت لی جاتی ان کے بچوں میں سے سب سے زیادہ ہماری بڑی ہمشیرہ والدہ عزیز جلال الدین کو خدمت کا موقع ملا۔ اور ان کی زندگی کے آخری ایام میں سب سے زیادہ خدمت کی توفیق اللہ تعالےٰ نے ان کی نواسی عزیزہ بشریٰ بنت اخویم مکرم بھائی محمود احمد صاحب کو ملی۔ ہماری ہمشیرہ اہلیہ ڈاکٹر محمد الدین صاحب نے بھی ان کی اچھی خدمت کی

اسی طرح دوسرے سب بچوں اور بچیوں کے بچوں نے کم و بیش اس میں حصہ لیا۔ ان کی اولاد ان کی وفات کے وقت ۷۱ نفوس پر مشتمل تھی جو خدا کے فضل سے ساری کی ساری مبائع احمدی ہے۔

اللہ تعالےٰ نے محض اپنے فضل سے ربوہ کی آبادی کے پہلے روز سے ہی ہمیں یہاں مستقل رہائش کی توفیق عطا فرمائی ہے۔ والدہ صاحبہ کو اس کی بہت خوشی تھی۔ گذشتہ سال جب صدر انجمن نے کوارٹر تعمیر کرا کے اپنے کارکنان کو رہائش کے لئے دئیے۔ تو والدہ صاحبہ نے بہت اصرار کیا کہ میں ان کو ربوہ میں لے آؤں۔ میرا خیال تھا کہ یہاں شاید ان کو رہائش کے متعلق زیادہ آرام نہ ملے اس لئے میں کچھ تذبذب میں تھا۔ لیکن ان کے اصرار پر یہاں لے آیا۔ یہاں پہنچنے پر بڑی خوشی کا اظہار کیا۔ آخر ۷ نومبر ۱۹۴۹ء کو صبح ایک بجے کے قریب اپنے مولا حقیقی سے جا ملیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

والدہ صاحبہ کی خواہش تھی کہ ان کا جنازہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز پڑھائیں۔ ان کی اس خواہش کو بھی اللہ تعالےٰ نے عجیب رنگ میں پورا کیا۔ ۵ نومبر کو والدہ صاحبہ کی طبیعت یکدم خراب ہو گئی۔ میں نے اپنے بھائی بہنوں کو جو چند روز پہلے ہی اس وجہ سے واپس چلے گئے تھے کہ ان کی طبیعت روبصحت معلوم ہوتی ہے تار دے دئیے۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز اس وقت لاہور میں قیام فرما تھے۔ ۶ نومبر کی شام کو طبیعت پھر سنبھل گئی۔ ۷ نومبر کی رات کو طبیعت قدرے اچھی تھی۔ وفات سے ۵ منٹ قبل تک میری بیوی سے باتیں کرتی رہیں۔ ۷ نومبر کو یعنی ان کی وفات کے روز خدا تعالےٰ کی رحمت کا خاص تصرف ہوا اور عین اس وقت جبکہ والدہ صاحبہ کا جنازہ قبرستان کے قریب پہنچا تو حضور ایدہ اللہ تعالےٰ ربوہ تشریف لے آئے۔ گویا والدہ صاحبہ کی وفات کو اللہ تعالےٰ نے اس وقت تک روک رکھا۔ حضور ربوہ پہنچتے ہی قبرستان تشریف لے آئے اور نماز جنازہ پڑھائی۔

ان کی وفات پر پاکستان اور بیرونی ممالک سے بھی بہت بڑی تعداد میں دوستوں نے مجھے بھی اور میرے عزیزوں کو بھی ہمدردی کے پیغام بھجوائے ہیں۔ اور اہل ربوہ میں سے ہر مرد و عورت نے ہمارے ساتھ عملی ہمدردی کا ثبوت دیا ہے۔ لیکن ایک بات کا اظہار میں ضروری سمجھتا ہوں۔ کیونکہ اسے میں اپنی خوش قسمتی سمجھتا ہوں اور وہ یہ کہ سب سے پہلا خط جو مجھے اس سلسلہ میں موصول ہوا۔ وہ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔اے کا تھا۔ اور سب سے پہلے ربوہ میں جو بزرگ میرے مکان پر اس غرض سے تشریف لائے وہ خاندانِ نبوت کے ایک فرد تھے۔

اسی طرح خاندانِ نبوت کے دیگر افراد نے بھی ہمارے ساتھ پوری ہمدردی کا اظہار فرمایا۔ میں نے اور میرے عزیزوں نے ان تمام احباب اور بہنوں کا فرداً فرداً بھی جواب دیا ہے جو ہمیں موصول ہوئے۔ اب ایک دفعہ پھر سب کا شکریہ ادا کرتے ہوئے درخواست کرتا ہوں کہ وہ میرے والدین کی بلندی درجات کے لئے دعا فرمائیں۔ اور ان کے پسماندگان جو ان کی رات دن کی دعاؤں سے محروم ہو گئے ہیں۔ ان کے لئے بھی دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ ان کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔

ہمارا نیا مرکز

مرکز پاکستان کی بنیاد ان مبارک ہاتھوں سے رکھی گئی ہے۔ جس کی آمد کی بشارت سابقہ مقدس کتب میں بہت پہلے سے دی گئی ہے اور یہ مقام باقی تین مقدس مقامات کا ظل ہے۔ اور یہی وہ مفہوم ہے کہ مصلح موعود تین کو چار کرنے والا ہوگا۔ جس سے صاف طور پر پایا جاتا ہے کہ ہجرت ہوگی۔ اور اس کے بعد نیا مرکز بنے گا۔ پس کیا ہی وہ خوش قسمت انسان ہے جو اس کی تیاری میں حصہ لیتا ہے۔ ابھی وقت ہے کہ انسان اس میں حصہ لے کر ایک بہترین یادگار اپنے لئے قائم کر سکتا ہے جس سے آنے والی نسلیں اپنے ایمان کو تازہ کریں گی۔ اور ان حصہ لینے والوں پر درود اور رحمتیں بھیجتی رہا کریں گی۔ پس وہ دوست جنہوں نے ابھی تک اس میں حصہ نہیں لیا وہ حصہ لے کر ثواب دارین حاصل کریں۔ اور جنہوں نے وعدہ کیا ہے وہ اپنے ایفاء وعدہ کر کے عنداللہ ماجور ہوں آپ کو وقت پر متنبہ کر دیا گیا ہے

نظارت بیت المال ربوہ

ضلع شیخوپورہ میں انسپکٹر وصایا کا دورہ

سید ولایت شاہ صاحب انسپکٹر وصایا دفتر ہذا کی طرف سے ضلع شیخوپورہ میں دورہ کیلئے تشریف لا رہے ہیں۔ تمام احباب جماعت سے عموماً اور عہدیداران جماعت سے خصوصاً گذارش ہے کہ وہ انسپکٹر صاحب موصوف سے ان کے کام میں ہر طرح کا تعاون و امداد فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔ سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ

وصایا

وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو۔ تو وہ دفتر کو اطلاع کر دے۔

— (سیکرٹری بہشتی مقبرہ) —

وصیت ۱۱۹۱۳: میں مسمی محمد دین ولد حاکم دین قوم جٹ پیشہ ... عمر ۵۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۴ء ساکن ننکانہ ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۷/۱/۴۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ قادیان میں محلہ دار الرحمت بلاک ۳ میں رہائشی مکان پختہ دس مرلہ زمین واقعہ ہے۔ اور اس کے علاوہ دس مرلہ زمین برائے مکان مرکز پاکستان ربوہ میں ہے۔ جو مبلغ ۱۰۰/- روپے میں خریدی گئی ہے۔ اس کے علاوہ کوئی جائداد نہیں ہے۔ مندرجہ بالا جائداد سے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ اور اگر اس کے علاوہ کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا۔ اس جائداد پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میری آمد اس وقت ماہوار ۴۰ روپے ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا۔ اور میرے مرنے کے بعد اگر کوئی اور جائداد ثابت ہو۔ تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اور اگر میں کوئی روپیہ اس جائداد کی قیمت کے طور پر صدر انجمن احمدیہ قادیان کے خزانہ میں داخل کروں۔ تو اس قدر روپیہ قیمت سے منہا کر دیا جائیگا۔

العبد: محمد دین دیال گڑھی حال ربوہ ضلع جھنگ۔ گواہ شد خیر دین وثیقہ نویس ننکانہ صاحب۔ گواہ شد ولایت شاہ انسپکٹر وصایا شیخوپورہ

وصیت ۱۱۹۰: میں مسماۃ فاطمہ بیگم زوجہ ملک محمد لطیف صاحب جٹ کھوکھر عمر ۳۰ سال پیدائشی احمدی ساکن حال چک ۵۷۹ چوہڑ شاہ ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۸/۱/۴۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ ڈنڈیاں طلائی دو عدد وزنی ۲ تولہ قیمت ۱۰۰/- روپے۔ حق مہر بذمہ خاوند مبلغ ۱۰۰/- روپیہ ہے۔ جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتی ہوں۔ اور اگر اپنی زندگی میں کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ کو دیتی رہوں گی۔ اور اگر اپنی زندگی میں کوئی رقم یا جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ بمد وصیت داخل کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد حصہ کی وصیت کردہ سے منہا کر دی جائیگی۔ اور میرے مرنے کے بعد جس قدر میری جائداد اس کے علاوہ ثابت ہو تو اس کی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

الامتہ: فاطمہ بیگم موصیہ زوجہ ملک محمد لطیف ساکن چک ۵۷۹ چوہڑ شاہ ڈاکخانہ ننکانہ ضلع شیخوپورہ گواہ شد ولایت شاہ انسپکٹر وصایا شیخوپورہ۔ گواہ شد: محمد لطیف خاوند موصیہ۔

وصیت ۱۱۹۰۳: میں مسماۃ کھری بیوہ کریم بخش صاحب ارائیں عمر ۶۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۵ء ساکن چک ۲۴۶ ڈاکخانہ منڈی ... ضلع لائل پور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج تاریخ ۱۷/۱/۴۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میرا حق مہر جو کہ خاوند مرحوم سے وصول ہو چکا ہے ۱۰۰/- روپیہ ہے۔ میں اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اگر میں زندگی میں کوئی رقم یا جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں داخل کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائیگی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ اور اگر میرے مرنے کے بعد کوئی اور جائداد اس کے علاوہ ثابت ہو۔ تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ الامتہ: نشان انگوٹھا کھری بیوہ کریم بخش مرحوم۔ گواہ شد: محمد شفیع سیکرٹری مال چک ۲۴۶ مذکور۔ گواہ شد: سید محمد حقیقی فرزند موصیہ۔

وصیت ۱۱۹۰۲: میں مسماۃ مبارک بی بی زوجہ چوہدری نور احمد جٹ عمر ۵۴ سال تاریخ بیعت ۱۹۰۴ء ساکن چک ۶۶ ڈاکخانہ چک ۶۶ ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۷/۱/۴۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ حق مہر مبلغ ۵۰/- جو خاوند سے وصول کر لیا گیا ہے۔ زیور طلائی ڈنڈی دو عدد وزنی دو تولہ قیمتی ۲۱۰/- روپے ہیں۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں داخل کر کے رسید وصول کر لوں۔ تو ایسی رقم یا جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ اور اگر میں اس کے علاوہ کوئی اور جائداد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ اور میرے مرنے کے بعد اگر کوئی جائداد اس کے علاوہ ثابت ہو۔ تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

الامتہ: نشان انگوٹھا: مبارک بی بی موصیہ۔ گواہ شد: ولایت شاہ انسپکٹر وصایا ضلع شیخوپورہ۔ گواہ شد: چوہدری نور احمد خاوند موصیہ

وصیت ۱۱۹۰۴: میں مسماۃ محمد بی بی بیوہ چوہدری جیون خاں مرحوم قوم جٹ عمر ۶۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۰۴ء ساکن چک ۶۶ ڈاکخانہ چک ۶۶ ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ حق مہر جو کہ خاوند سے وصول کر لیا ہے ... روپیہ ہے۔ اور نقد ۵۰۰/- روپیہ ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں داخل کر کے رسید حاصل کر لوں۔ تو ایسی رقم یا جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ اگر میرے مرنے کے بعد کوئی اور جائداد ثابت ہو تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

الامتہ: محمد بی بی بیوہ چوہدری جیون مرحوم نشان انگوٹھا۔ گواہ شد: ولایت شاہ انسپکٹر وصایا ضلع شیخوپورہ۔ گواہ شد: چوہدری نور احمد فرزند حقیقی موصیہ۔

وصیت ۱۱۸۹۷: میں مسماۃ جنت بیگم مہاجرہ زوجہ محمد اسمٰعیل صاحب جٹ عمر ۲۱ سال پیدائشی احمدی ساکن چک ۵۷۹ ننکانہ صاحب ضلع شیخوپورہ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۸/۱/۴۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں

حق مہر مبلغ ۳۰۰/- روپیہ بذمہ خاوند ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اور اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں داخل کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ اور اگر میری وفات کے بعد کوئی اور جائداد ثابت ہو۔ تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

الامتہ: جنت بیگم صاحبہ مہاجرہ زوجہ اسمٰعیل نشان انگوٹھا۔ گواہ شد: محمد اسمٰعیل خاوند موصیہ۔ گواہ شد: سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا ضلع شیخوپورہ

وصیت ۱۱۸۹۶: میں مسماۃ رحیمن مہاجرہ زوجہ رحمت اللہ صاحب جٹ عمر ۳۰ سال پیدائشی احمدی ساکن چک ۵۷۹ چوہڑ شاہ ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۸/۱/۴۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

حق مہر ۱۰۰/- روپیہ بذمہ خاوند ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی جائداد یا رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں۔ تو ایسی رقم یا جائداد حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ اور میرے مرنے کے بعد اگر کوئی جائداد اس کے علاوہ ثابت ہو۔ تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

الامتہ: نشان انگوٹھا۔ رحیمن مہاجرہ زوجہ مولوی رحمت اللہ ساکن چک ۵۷۹ چوہڑ ڈاکخانہ ننکانہ ضلع شیخوپورہ۔ گواہ شد: رحمت اللہ موصی خاوند موصیہ۔ گواہ شد: ولایت شاہ انسپکٹر وصایا ضلع شیخوپورہ

وصیت ۱۱۸۹۴: میں مسمی سلطان احمد ولد نظام دین صاحب مرحوم قوم ارائیں عمر ۲۷ سال تجارت پیشہ ساکن گوکھووال چک ۲۷۶ R.B ڈاکخانہ چک ۲۷۵ R.B ضلع لائل پور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۱/۱/۴۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

بیس کنال اراضی واقعہ چک ۲ R.B میں بلا شرکت غیری ہے۔ جس پر قرضہ مبلغ ۶۲۰/- ہے۔ اور اراضی کی قیمت ۲۵۰۰/- روپے ہے۔ اس کے علاوہ مکان میں حصہ ہے۔ جو خان پور شہر میں واقع ہے۔ بشرکت فضل دین ولد مہر دین شکل باغبانان مہاجرین کے ہے جس سے مجھے مبلغ ۴۲/- روپے ماہوار ملتے ہیں۔ اور چھ ماہ کے بعد حساب کیا جائے گا۔ نفع نقصان میں حصہ دار ہوں۔ جو منافع میرے حصہ میں آئے گا۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ اور ۴۲/- روپے ماہوار آمد کی ۱/۱۰ حصہ کی بھی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اس کے علاوہ پانچ ایکڑ اراضی موضع جھول ضلع رحیم یار خان تحصیل خان پور میں بلا شرکت غیری ہے۔ اور نقد ۴۰۰/- روپے ہے۔ میں اس سب جائداد اور نقدی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اور اگر میرے مرنے کے بعد کوئی اور جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان مالک ہوگی۔

العبد: سلطان احمد ولد نظام الدین صاحب مرحوم۔ گواہ شد: عبد الرحمن مولوی فاضل پریذیڈنٹ چک ۲۷۶ R.B۔ گواہ شد خیر دین ولد چوہدری سلطان احمد ارائیں ۲۷۶ R.B ضلع لائل پور

وصیت ۱۱۸۹۲: میں مسمی محمد بخش ولد نبی بخش صاحب ماچھی عمر ۳۲ سال تاریخ بیعت ۱۹۴۵ء ساکن چک ۲۷۶ R.B ڈاکخانہ خاص ضلع لائل پور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۱/۱/۴۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائداد منقولہ بھینس وغیرہ قیمتی ۴۰۰/- روپے ہے۔ اندازاً اراضی آٹھ کنال چاہی بلا شرکت غیری واقع بوہڑ والا تحصیل اجنالہ ضلع امرتسر میں تھی۔ وہ اراضی واپس ہوگی۔ تو اس کے اور مذکورہ ۴۰۰/- کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں لیکن میرا گذارہ اس وقت ۲۰/- روپے ماہوار آمد پر ہے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بھی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ مطابق بڑھتی آمد کے مطابق حصہ ادا کرتا رہوں گا۔ میرے مرنے کے بعد جو جائداد ثابت ہوگی۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ مذکور ہوگی۔

العبد: محمد بخش ولد نبی بخش ماچھی۔ گواہ شد: عبد الرحمن مولوی فاضل پریذیڈنٹ چک ۲۷۶ R.B۔ گواہ شد: خورشید انسپکٹر وصایا

وصیت نمبر ۱۱۸۹۳: میں مسمی خیر الدین ولد چوہدری سدھا قوم ارائیں تجارت پیشہ عمر ۳۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۱ء ساکن چک ۲۷۶ R.B گوکھووال ڈاکخانہ چک ۲۷۵ B.R ضلع لائل پور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۱ جنوری ۱۹۴۹ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد اس وقت منقولہ بیل وغیرہ ۴۰۰/- کے ہیں۔ فی الحال میں کوئی گذارہ نہیں کرتا۔ جب کروں گا۔ تو مجلس کارپرداز کو اطلاع دوں گا۔ پھر ایک مکان واقعہ محلہ دار الشکر قادیان دس مرلہ اراضی میں بلا شرکت غیری ہے۔ جس کی قیمت ۴۰۰۰/- روپے ہے۔ اگر وہ مکان مجھے مل گیا۔ تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔

اور ۴۰۰/- روپیہ منقولہ جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ اگر میرے مرنے کے بعد کوئی جائداد اس کے علاوہ ثابت ہو۔ تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان مالک ہوگی۔

العبد: خیر دین ولد سدھا ارائیں۔ گواہ شد: عبد الرحمن مولوی فاضل پریذیڈنٹ چک ۲۷۶ R.B۔ گواہ شد: خورشید احمد انسپکٹر وصایا۔

وصیت نمبر ۱۱۸۷۶: میں مسماۃ صابرہ بیگم امینی زوجہ کمال الدین امینی قوم شیخ امینی عمر ۲۰ سال پیدائشی احمدی ساکن راولپنڈی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۶/۱۲/۴۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری ذاتی جائداد کوئی نہیں۔ صرف حق مہر مبلغ یکصد روپیہ ہے جو ابھی خاوند کے ذمہ ہے۔ لہذا اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن کرتی ہوں۔ اس کے علاوہ ۱۰/- روپے جیب خرچ از خاوند ماہوار آمد ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بھی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ نیز اس کے علاوہ میرے مرنے کے بعد کوئی اور جائداد بھی ثابت ہو۔ تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔

الامتہ: صابرہ بیگم زوجہ کمال الدین صاحب امینی مکان ۱۱/۴ بازار تلواڑاں راولپنڈی

گواہ شد: جلال الدین امینی مکان ۱۱/۴ بازار تلواڑاں راولپنڈی۔ گواہ شد: کمال الدین خاوند موصیہ

وصیت نمبر ۱۱۸۶۲: میں مسمی عبد الجلیل فیضی ولد محمد عثمان صاحب فیضی مرحوم پیشہ ملازمت عمر ۵۶ سال تاریخ بیعت ۱۳۲۸ھ ساکن اعظم پورہ محلہ مسلم جنگ ڈاکخانہ ... ضلع حیدر آباد دکن بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۴ اگست ۱۹۴۷ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں حال ہی میں وظیفہ پر علیحدہ ہو چکا ہے۔ وظیفہ کا تعین ہونے پر جس قدر سالانہ وظیفہ ملے گا۔ اس کا ۱/۱۰ حصہ تازیست خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں داخل کرتا رہوں گا (ماہ بماہ) میرے مرنے کے بعد جس قدر جائداد ثابت ہوگی۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہوگی۔ العبد: محمد عبد الجلیل فیضی۔ گواہ شد: سید جعفر علی۔ گواہ شد: حیدر علی احمدی

وصیت نمبر ۱۱۸۷۳: میں مسمی بشیر محمد ولد محمد علی خان صاحب راجپوت ملازم پیشہ عمر ۴۰ سال پیدائشی احمدی ساکن حال سمہ سٹہ ریاست بہاولپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری منقولہ اور غیر منقولہ جائداد کوئی نہیں گذارہ اس وقت صرف ۳۴/- روپے ماہوار آمد پر ہے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اگر میرے مرنے کے بعد کوئی جائداد ثابت ہو۔ تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد: بشیر محمد

گواہ شد: مرزا محمد عظیم ... ایس۔ ایم۔ اے۔ گواہ شد: عبد اللطیف ہیڈ ٹرین اگزامنر سمہ سٹہ ریاست بہاولپور

وصیت نمبر ۱۱۹۲۳: میں مسماۃ حمیدہ بیگم زوجہ رحمان شاہ قوم سید عمر ۲۸ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۶ء ساکن ننکانہ صاحب ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۳/۱/۴۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں حق مہر ۱۰۰/- روپے بذمہ خاوند ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم جائداد داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں داخل کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ اور اگر اس کے بعد میں کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہونگی اور اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے بعد اگر کوئی اور جائداد ثابت ہو۔ تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ الامتہ: نشان انگوٹھا حمیدہ بیگم

گواہ شد: سید رحمان شاہ موصی خاوند موصیہ ہذا

گواہ شد: ملک مہر دین موصی سیکرٹری وصایا۔

خان ممدوٹ پر الزامات کے متعلق ججوں میں اختلاف

لاہور ۲۰ مارچ۔ مسٹر جسٹس کارنیلیس اور چیف جسٹس مسٹر محمد منیر کے درمیان خان افتخار حسین ممدوٹ کے خلاف الزامات نمبر ۴۔ ۹ اور گیارہ پر اختلاف پیدا ہوگیا ہے۔ دونوں فاضل جج اس خاص بنچ کے رکن تھے۔ جس نے خان ممدوٹ کے خلاف تحقیقات کی۔ مسٹر جسٹس خورشید الزمان کو تیسرا جج مقرر کیا گیا ہے جو ان تینوں الزامات کے متعلق مزید دلائل سنیں گے۔ اور اس کے بعد وہ اپنا فیصلہ دیں گے۔ ان الزامات کا تعلق اقبال نگر فارم کی بیان کردہ الاٹمنٹ راجہ حسن اختر کے خلاف کمشنر کی رپورٹ کو دبانا اور خواجہ عبدالرحیم راجہ حسن اختر اور پیر صلاح الدین کے متعلق ریمارکس پر غلط تاریخ ڈالنے سے ہے۔

آج مسٹر جسٹس کارنیلیس مسٹر جسٹس شریف اور چیف جسٹس مسٹر محمد منیر پر مشتمل بنچ کے سامنے اس سوال پر غور کیا گیا کہ اگر کسی امر میں دونوں ججوں میں اختلاف ہو تو کیا یہ معاملہ تیسرے جج کے سامنے پیش کیا جاسکتا ہے۔ آج فل بنچ نے دونوں طرف کے وکیلوں کے دلائل سننے کے بعد اس امر کا فیصلہ دیا کہ اس حالت میں ایک تیسرا جج مقرر کیا جاسکتا ہے۔ چنانچہ اس مقصد کے لئے مسٹر جسٹس خورشید الزمان کو مقرر کیا گیا۔

مقدمہ سے کوئی دلچسپی نہیں

سید قاسم رضوی کا اعلان

حیدرآباد دکن ۲۱ مارچ۔ سپیشل ٹربیونل جس کے سامنے سید قاسم رضوی اور ان کے تین ساتھیوں کے خلاف شعیب اللہ کے قتل کے الزام میں مقدمہ کی سماعت ہو رہی ہے۔ نے آج تینوں ملزموں کی درخواست کو رد کر دیا جو انہوں نے گواہان صفائی کے بیانات پاکستان میں قلمبند کرنے کے متعلق پیش کی تھی۔

ٹربیونل کے اس فیصلہ کے بعد سید قاسم رضوی اپنی جگہ پر کھڑے ہوئے اور انہوں نے گرج کر فرمایا۔

"اب تو مجھے اس مقدمہ میں ذرا بھی دلچسپی نہیں رہی جناب عالی!"

"الفضل میں اشتہار دینا کلید کامیابی ہے"

بتبلیغ کی آسان راہ

آپ جن اُردو یا انگریزی دان لوگوں کو تبلیغ کرنا چاہتے ہیں۔ ان کا پتہ ہم کو خوشخط روانہ کریں۔ ہم ان کو لٹریچر روانہ کر دیں گے۔

عبداللہ الہ دین سکندرآباد۔ دکن!

بیرونی ممالک میں درآمد کا موقعہ

بیرون پاکستان بھجوانے کے واسطے مختلف قسم کی پاکستانی کھال کی بنی ہوئی ٹوپیاں۔ فٹ بال کورز۔ بلیڈرز مختلف سائز۔ پاکستانی بنے ہوئے زرین گلے شیشہ کی چوڑیاں۔ بٹن۔ پاکستانی زود اثر ادویات۔ پاکستانی لبکٹ۔ چمڑے کی افغانی چپل اور سینڈل کے لئے احمدی تجار کے پتے درکار ہیں۔ جو احباب ان اشیاء میں کاروبار کرتے ہوں فوراً ہم سے خط و کتابت کریں:-

وکیل التجارت جودھامل بلڈنگ
پوسٹ بکس ۲۳۶ - لاہور

ضروری اعلان

باوجود بار بار اعلانات کے احمدی تاجر احباب نے احمدیہ ڈائرکٹری کے متعلق بہت کم توجہ دی ہے احمدیہ ڈائرکٹری میں نام درج کرانے کیلئے کسی قسم کی فیس وغیرہ نہیں لی جائیگی لہذا احمدی تاجر احباب سے گذارش ہے کہ فوراً اپنے نام درج کرانے کیلئے دفتر ہذا کو اطلاع دیں۔

وکیل التجارت جودھامل بلڈنگ
پوسٹ بکس ۲۳۶

استاد صاحبان و کتب فروش!

کاپی نقشہ کشی چہارم تا ہشتم۔ و سلیپ کاپی ۱ تا ۳ و پاک ٹرانسلیشن VI و V پاک ایزی کنورسیشن VI و V و میزان الترجمہ فارسی VIII جغرافیہ ضلع سیالکوٹ نقشہ کشی سوئم سیالکوٹ۔ پاک جغرافیہ پنجاب۔ پاک نادر جغرافیہ VI۔ نقشہ کشی ڈرائنگ و دیگر کتب قریشی برادرز۔ پچیس فیصدی و چالیس فیصدی کمیشن پر خرید فرمائیں نیز دیگر منظور کردہ کتب جو کہ سٹاک میں ہوں معقول کمیشن پر دی جائیں گی۔ آرڈر جلد بھیجیں

قریشی برادرز بک سیلرز اینڈ سٹیشنرز رلنگ منڈی سیالکوٹ شہر

(مینیجر الفضل)

ٹینڈرز

مندرجہ ذیل چیزوں کے لئے ہمیں ٹنڈر مطلوب ہیں۔ جو احباب ان چیزوں میں کاروبار کرتے ہوں بتحریر کریں۔ کہ کس قیمت پر اور کس تعداد میں یہ چیزیں مہیا کر سکیں گے۔

۱۔ Sheep casings (گٹ) بھیڑ۔ بکری۔ اور گائے
۲۔ خشک میوہ جات
۳۔ بنولے مختلف اقسام کے
۴۔ ہڈی
۵۔ جڑی بوٹیاں
۶۔ کاٹن ویسٹ (Cotton Waste)

وکیل التجارت جودھامل بلڈنگ پوسٹ بکس ۲۳۶ لاہور

دواخانہ خدمتِ خلق

حبوب جوانی - جوانی کی کمزوری کا بہترین علاج مادہ حیات کو زیادہ کرنے والی ہر قسم کے کشتوں اور زہروں سے پاک جو جوانوں کے لئے مضر ہوتے ہیں - قیمت پچاس گولیاں چار روپے -

زوجام عشق بہترین معروف نسخہ ہم اسے خاص ترکیب سے تیار کرتے ہیں اور باوجود اس کے ارزاں دیتے ہیں۔ استعمال کیجئے اور خود فیصلہ کر لیجئے - قیمت ساٹھ گولیاں آٹھ روپے

اکسیر شباب:- بوڑھوں کیلئے تریاق قوت پیدا کرنیکا اعلیٰ ذریعہ نہایت ہی اعلیٰ اجزاء سے تیار کی ہوئی دوا - قیمت بیس خوراک چھ روپے

حب سلاجیت جن مردوں کو بوجہ خرابی جگر معدہ وغیرہ کی کمزوری پیدا ہوتی ہے۔ ان کی طاقت قائم کرنے کے لئے بینظیر مقوی دوا -

قیمت ایک تولہ چار روپے

ملنے کا پتہ: دواخانہ خدمتِ خلق ربوہ ضلع جھنگ (مغربی پنجاب)

اولاد نرینہ کہ حمل میں اسکے استعمال سے لڑکا پیدا ہوتا ہے قیمت ۲ روپے — تریاق اٹھرا فی شیشی ۲/۸ روپے مکمل کورس ۲۵ روپے — لین خون صند مصفی ۲/ روپے - دواخانہ نورالدین جودھامل بلڈنگ لاہور

وزیر اعظم پاکستان کی پنڈت نہرو سے خط وکتابت

باریسال ۲۱ مارچ۔ پاکستان کے وزیر اعظم مسٹر لیاقت علی خان ... پنڈت نہرو وزیر اعظم ... نامہ وپیام کر رہا ہوں۔ تاکہ اقلیتوں کی حفاظت کا پورا پورا یقین دلایا جائے۔

وزیر اعظم پاکستان ایک جلسہ عام میں تقریر کر رہے تھے انہوں نے اس امر کی امید ظاہر کی۔ کہ اس خط وکتابت کا بہت ہی اچھا نتیجہ برآمد ہوگا۔ اور ایسے حالات پیدا ہو جائیں گے۔ جو دونوں حکومتوں کے خوشگوار تعلقات استوار کرنے پر منتج ہوں۔ آپ نے مزید فرمایا۔ کہ اگر بھارت یا پاکستان میں فسادات اسی طرح ہوتے رہے۔ خواہ وہ انتقامی جذبہ کے ماتحت ہوں یا کسی اور وجہ سے اس سے دونوں ملکوں کو نقصان پہنچنے کا احتمال ہے۔

آپ نے تقریر کے شروع میں اپنے پچھلے دورہ کا ذکر کیا۔ اور فرمایا کہ مجھے اس وقت یہ امید نہ تھی کہ اتنی جلدی مجھے اس ضلع کا دوبارہ دورہ کرنا پڑے گا۔ اور میں اس لئے یہاں آیا ہوں۔ تاکہ ان واقعات کی تازہ رپورٹ سنوں اور خود کو تازہ خبروں سے باخبر رکھ کر ایسی کوشش کروں کہ آئندہ اس قسم کے واقعات کا اعادہ نہ ہو

مغربی بنگال سے غیر سگالی کا مشن

ڈھاکہ ۲۱ مارچ سید بدالدجا دکن مغربی بنگال اسمبلی ایک خیر سگالی کا مشن لے کر ڈھاکہ جا رہے ہیں۔ یہ وفد وزیر اعظم پاکستان سے ملاقات کریگا اور فرقہ دارانہ مسئلہ کو حل کرنے کے امکانات پر غور کرے گا۔

میر لائق علی کے دوستوں کا ریمانڈ

حیدر آباد دکن ۲۱ مارچ۔ آج جن افراد کو میر لائق علی کے حیدر آباد سے نکل جانے کے سلسلہ میں گرفتار کیا گیا تھا۔ انہیں عدالت میں پیش کیا گیا۔ عدالت نے ان میں سے ایک کو اپنی اور باقی ماندہ کو پولیس کی تحویل میں رکھنے کا حکم دیا آج پولیس نے ایک پولیس افسر کو گرفتار کر لیا

چین میں خوفناک قحط پھیلنے کا خدشہ

ہانگ کانگ ۲۱ مارچ۔ چین میں اب ایک نئی فوج پیش قدمی کر رہی ہے۔ اور یہ فوج اُن شہریوں کی ہے۔ جو قحط زدہ علاقہ سے جان بچا کر بڑی تیزی کے ساتھ بھاگ رہے ہیں اس وقت دو تہائی قحط کے چنگل میں گرفتار ہے یہ اطلاع ایک چینی اخبار نے دی ہے۔ جس نے اس حد تک بتایا ہے کہ کمیونسٹوں نے قحط کی خبر کو تسلیم کر لیا ہے۔ اور اعتراف کیا ہے۔ کہ بہت سے لوگ شان ٹنگ سے بھاگ رہے ہیں۔ ایک ذمہ دار سرکاری ترجمان نے بتایا کہ ذمہ دار سرکاری حکام صورت حالات کا اندازہ لگانے میں ناکام رہے ہیں۔

وزیر اعظم پاکستان کی تقریر لاہور سے ریلے کی جائیگی

لاہور ۲۱ مارچ ۲۲ مارچ کو آٹھ بجکر ۱۵ منٹ پر لاہور ریڈیو سٹیشن سے وزیر اعظم پاکستان مسٹر لیاقت علی خاں کی تقریر ریلے کی جائیگی جو وہ ڈھاکہ ریڈیو سٹیشن سے نشر کریں گے

گورنر صوبہ سرحد کا دورہ

پشاور ۱۸ مارچ۔ مسٹر آئی آئی چندریگر گورنر صوبہ سرحد آجکل سرحدات آزاد کا دورہ کر رہے ہیں۔ کل انہوں نے ژوب ایجنسی کے ملکوں کو شرف ملاقات بخشا۔

آدم سمتھ کی سزاؤں میں تخفیف

کراچی ۲۱ مارچ۔ آج سندھ چیف کورٹ نے مسٹر آدم سمتھ سابق ڈائریکٹر شہری ہوابازی حکومت پاکستان سزا کو دو سال قید محض اور چار ہزار روپیہ جرمانہ سے کم کر کے چار ماہ قید اور ایک ہزار روپیہ جرمانہ کر دیا۔

امرتسر میں دفعہ ۱۴۴ نافذ کر دی گئی

امرتسر ۲۱ مارچ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ امرتسر نے نقص امن کے اندیشہ کے پیش نظر امرتسر میں آج سے دفعہ ۱۴۴ نافذ کر دی ہے۔ جس کے ماتحت لاؤڈ سپیکروں کا استعمال، جلوس نکالنا ہتھیار کی قسم کی کوئی چیز لے کر چلنا اور کسی قسم کا مظاہرہ کرنا بند کر دیا ہے۔ یہ حکم میونسپل کمیٹی کے ٹریفائڈ ایریا چھاؤنی اور میونسپل کمیٹی امرتسر میں نافذ ہوگا

سکولوں میں قرآنی تعلیم

لاہور ۲۱ مارچ۔ تمام سکولوں اور ہائی سکولوں کو اس امر کی ہدایت کر دی گئی ہے۔ کہ صبح کے وقت ہر سکول میں قرآن مجید کی تعلیم ایک ساتھ دی جائے اس سلسلہ میں چند آیات کو منتخب کر لیا گیا ہے جو باقاعدہ طور پر ہر سکول میں پڑھائی جائیں گی۔

حیدر آباد کے وزیروں کو رہا کیا جائے

کراچی ۲۱ مارچ۔ حیدر آباد (دکن) کی مجلس وضع قوانین کے ایک رکن ڈاکٹر محمد لیئق زبیری نے اقوام متحدہ سے اپیل کی ہے کہ وہ بھارتی حکومت کو "حکم" دے کہ لائق علی کی وزارت کے ارکان کو رہا کر دیا جائے۔ اپیل میں کہا گیا ہے کہ اگر ضروری ہو تو مجلس تحفظ ان وزراء کو بلائے اور اقوام متحدہ کے افسران کے ذریعے معاملات کی تحقیقات کریں۔ اور غیر جانبداری اور انصاف کے ساتھ فیصلہ کریں۔ اپیل کے مطابق ان وزراء کو زیر حراست رکھنا اقوام متحدہ کے انسانی حقوق کے منشور کی دفعہ ۳، ۵، ۹، ۱۲، کے تحت "ناجائز انسانی اخلاق اور قابل ملامت ہے" اپیل میں کہا گیا ہے۔ حیدر آباد ایک آزاد اور خود مختار ریاست ہے۔ جس کی شکایت ابھی تک سلامتی کونسل کے ایجنڈا پر موجود ہے۔ اسلئے ہندوستان کو ایسی ریاست کے وزراء کو قید کرنے کا قانونی یا اخلاقی حق نہیں پہنچتا۔ اس کے علاوہ ہندوستان اور ریاست کے درمیان ایک اچھے پڑوسی اور دیگر معاملات کے لئے ایک معاہدہ موجود تھا۔ (اسٹار)

رحیم یار خاں میں نیا شہر بسایا جائے گا

رحیم یار خاں۔ ۲۱ مارچ۔ یہاں ایک ماڈل شہر کی تعمیر کے سلسلہ میں پلان منظور کر دیا گیا ہے۔ اور صفائی کی ایک اسکیم پر کام شروع ہو گیا ہے جس کے تحت پرانے شہر کی بہترین خصوصیات کو قائم رکھا جائے۔ نئی اسکیم کے تحت ایک بہت وسیع اور درمیان میں مدفع ٹاؤن ہال بنایا جائے گا۔ جس کے گرد ایک باغ ہوگا۔ اور اسکے چاروں طرف سڑکیں ہوں گی۔

اسکیم میں سول، نیملی اور مویشیوں کے ہسپتالوں حکومت کے دفاتر اور تعلیمی اداروں کی عمارتوں کا انتظام ہے۔ یہ عمارتیں جدید ترین نمونے پر ہوں گی۔ نئے شہر میں بجلی مہیا کرنے کی اسکیم تیار کی جا رہی ہے۔ اور یہ بجلی گھر بہت سے نئے ان کارخانوں کو بجلی مہیا کرے گا۔ جو یا تو زیر تعمیر ہیں یا جن کی تعمیر پر غور کیا جا رہا ہے۔ ا-پ

حکومت بہاولپور ریکروٹوں کی سرست کے لئے ایک بہت بڑے ورکشاپ کھولنے کے متعلق غور کر رہی ہے۔ تاکہ اس بڑھتے ہوئے زرعی علاقے میں پیداوار میں ترقی کی جا سکے نئے شہر میں ایک تعلیمی علاقے کے لئے زمینوں کا تعین کر دیا گیا ہے اور بالآخر رحیم یار خاں میں ترقی کی جا سکے۔ نئے شہر میں ایک تعلیمی علاقے کے لئے زمینوں کا تعین کر دیا گیا ہے اور بالآخر رحیم یار خاں میں ایک ڈگری کالج قائم ہو جائے گا۔ فی الحال بہاولپور اور بہاولنگر میں کالج ہیں۔ (اسٹار)

اب مارکیٹ میں پاکستانی ٹکسال کا تصدیق شدہ سونا دستیاب ہو سکیگا

لاہور ۲۱ مارچ۔ پاکستان منٹ میں سونا چاندی پرکھنے کے شعبے کے انچارج مسٹر آئی اے شاہ نے آج ایک ملاقات کے دوران میں فرمایا۔ کہ چونکہ پاکستانی ٹکسال میں عوام صرافوں اور جوہریوں وغیرہ کے لئے سونا چاندی کو گلانے اور پرکھنے کے جملہ انتظامات مکمل کر لئے گئے ہیں۔ اسلئے اب عوام کو مارکیٹ میں ٹکسال کا تصدیق شدہ سونا باسانی میسر آسکے گا۔ اور سونا خریدتے وقت انہیں یہ اطمینان رہے گا۔ کہ وہ درحقیقت سونا ہی خرید رہے ہیں۔ نئے انتظامات کے ماتحت ٹکسال میں جس سونے یا چاندی کو گلایا یا پرکھا جائے گا۔ اس پر ٹکسال کی مہر لگائی جائے گی۔ اور اس کی عمدگی کے متعلق سرٹیفکیٹ بھی دیا جائے گا اسی طرح انفرادی اشخاص یا تاجروں کے لئے تصدیق شدہ اوزان کے مطابق سلاخیں تیار کر دی جائینگی جن پر ٹکسالی مہر کے علاوہ ان کی عمدگی بھی لکھی ہو گی۔ جو بازار میں ہر خریدار کے لئے اسناد کی ضمانت کا کام دے گی کہ وہ کس قسم کی چاندی یا سونا خرید رہا ہے۔

سونے کو گلانے اور پرکھنے کے نرخ بیان کرتے ہوئے مسٹر شاہ نے بتایا کہ پہلے پانچ سو تولہ تک سونا پگھلانے کی فیس پچیس روپے چارج کی جائے گی۔ اور اسکے بعد مزید مقدار پر دس پائی فی تولہ کے حساب سے اجرت لی جائے گی۔ سونا پرکھنے اور اسکی عمدگی کے متعلق سرٹیفکیٹ جاری کرنے کی سولہ روپے فیس اسکے علاوہ ہوگی۔ چاندی گلانے کا نرخ پہلے پانچ سو تولہ یا اس سے کم مقدار کے لئے اکیس روپے مقرر ہے پانچ سو سے دو ہزار تولہ تک آٹھ پائی فی تولہ اور اسکے بعد ہر مزید مقدار پر تین پائی فی تولہ پرکھائی اور عمدگی کے سرٹیفکیٹ کی عام فیس دس روپے۔ اسکے علاوہ یہ امر قابل ذکر ہے کہ محض گلانے کے لئے سونے یا چاندی کی کوئی مقدار وصول نہیں کی جائیگی۔ گلانے کے ساتھ ساتھ پرکھنے اور عمدگی کا سرٹیفکیٹ بھی ضروری حاصل کرنا ہوگا ۔۔۔ یاد رہے سونا گلانے اور پرکھنے کا انتظام تقسیم سے قبل صرف بمبئی میں ہی موجود تھا پاکستان منٹ لاہور نے اسکی جملہ مشینری خود تیار کر کے اس انتظام کو اپنے ہاں بھی جاری کر دیا ہے اور مزید برآں عوام اور تاجروں کے لئے بھی یہ سہولتیں بہم پہنچانا منظور کر لیا ہے (اسٹاف رپورٹر)